

20

43

عوام حاکم وقت سے پرہیز ہیں
خونی ہاتھ کب کاٹے جائیں گے؟

28-10-77

بقیہ

شرافت کا آفتاب

روپوش ہو گیا ہے وجاہت کا آفتاب
 حق گوئیوں کا جس کی ہے چرچا نگر نگر!
 کیوں عالم اسلام نہ آہ و فغاں کرے
 وہ مرد حق آگاہ، کہ جس کے وجود سے
 تنگنی کا ناچ جس نے نچایا صریح کو!
 تو نے لڑا ہے ختم نبوت کا معرکہ
 نعرہ رستاخیز لگایا کچھ اس طرح
 وہ تیرے حسن خلق سے نور ہو گیا
 تیری فروتنی کو نہ پامال کر سکا!!
 عشق رسولؐ تھا تیری ہر بات سے عیاں
 کوہ وقار، خلق و مروت کا آفتاب
 اب چھپ گیا وہ حق و صداقت کا آفتاب
 زیر زمین ہے علم و شرافت کا آفتاب
 روشن رہا ہے ختم نبوت کا آفتاب
 دیکھا کہاں ہے ایسا شجاعت کا آفتاب
 روشن رہے گا تیری سیادت کا آفتاب
 گنا دیا ہے جھوٹی نبوت کا آفتاب
 دیکھا ہے جس نے تیری قیادت کا آفتاب
 نصف النہار پر تری شہرت کا آفتاب
 پرتو لگن تھا تجھ پہ رسالت کا آفتاب

اکرام جب کبھی انہیں دیکھا تو یوں لگا
 جیسے طلوع ہوا ہو محبت کا آفتاب

اکرام الصادری



جلد نمبر ۲۰ شماره نمبر ۴۳
جمعیۃ مبارک
۲۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء

سرپرست
مولانا عبدالغفور
مدیر
اکرام لغت ادبی
ریزمن
عمیرہ ہاشمی
♦♦♦♦♦
بلات اشتراک
سالانہ
۲۵ روپے
ششماہی
۲۳ روپے
سہ ماہی — ۵۰ روپے

پیشکش میں جیسا اور علامہ عبدالغفور نے شہداء اور گریٹ اور سروس شائع کیا

کے اشتراکات
پیشکش اسلام پاکستان

آہ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوری

اداریہ :

بچپے دنوں مجاہدہ حضرت علامہ مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے لیے دل کا دورہ جان بولتا ثابت ہوا اور وہ دل کے ہاتھوں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ پوری ملت اسلامیہ پر حضرت کی خبر وفات ایک بجلی بن کر گری اور ملت مسلمہ کا ہر فرد سراپا کر اور مکمل اضطراب کے عالم میں تڑپ کر رہ گیا۔ لوگ دیوانہ وار ایک دوسرے سے اس الم انگیز خبر کی تصدیق کرتے اور مرغ بسمل بن جاتے۔

کے خبر تھی کہ یہ جانکاہ حادثہ اتنی تیزی سے اور ایسا اچانک رونما ہوا کہ ہر فرد ششدر و حیران ہو کر رہ جائے گا۔ اور اسلام کی فناء تا نسیہ کا یہ علمدار اس سرعت اور اتنی تیزی سے دار فناء سے دار بقا کی طرف توجہ ہو کر اپنے کروڑوں سولگواروں، غیر مختتم سسکیوں اور آہوں کے حوالے کر دیا جائے گا۔

میری نظروں سے وہ منظر اوجھل نہیں ہوتا جب حضرت بنوریؒ کے بڑے صاحبزادے برادر محمد صاحب نے حضرت کی وفات سے دو روز قبل جامعہ اسلامیہ راولپنڈی میں پاکستان قومی اتحاد کے صدر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی خدمت میں - خبر ہو - حضرت بنوریؒ کا یہ پیغام دیا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں یہ سوا چار بجے کی بات ہے جبکہ مفتی صاحب پونے پانچ بجے کی پرواز سے ناہرہ جانے کے لیے کراچی تشریف لے جا رہے تھے۔

پیغام کے جواب میں مفتی صاحب نے فرمایا کہ پرواز میں صرف نصف گھنٹہ باقی ہے جی تو میرا بھی چاہتا ہے کہ مولانا سے ملاقات ہو، مگر مجبوری ہے۔ میری طرف سے معذرت کر دیں اور کہیں کہنا کہ اللہ بیست اللہ میں ملاقات ہوگی مفتی صاحب نے انذار تفنن یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تم تو آپ کے یہاں جا رہے ہیں اور آپ لوگ یہاں ہیں؟ اس وقت یہ کون جانتا تھا کہ مولانا اس مرتبہ خدا کے گھر کی بجائے خدا سے ملنے والے ہیں اور اب ان سے ملاقات آخرت میں ہی ہوگی۔

مجھ ایسا فوراً یہ علم و عمل حضرت مولانا کے بارے میں کیا لکھ سکتا ہے وہ سراپا محمد اور محمد جان تھے۔ ان کا عمل خدا کی خوشنودی کے لیے ہوتا تھا۔ اور ہر قدم خدا کے دین کو چار دانگ عالم میں پھیلانے کے لیے اٹھتا تھا۔ مولانا کی زندگی اسلام کی نشر و اشاعت اور اس کے اجڑنے والے کے لیے جدوجہد کرنے میں گذری۔ حالیہ اسلامی مشاورتی کونسل کی رکنیت بھی مولانا نے تنفیذ اسلام کے جذبے سے سرشار ہو کر ہی قبول کی تھی اور مختصر سی مدت میں اسی ضمن میں آپ نے جو کام کیا وہ بھی لائق صد تحسین و آفرین ہے۔ راولپنڈی میں آپ کے انتقال کی وجہ بھی یہی جذبہ تنفیذ اسلام ہے۔ آپ اسلامی سفارشات مرتب کرنے کے لیے ہی آئے تھے کہ موت کے ناگہانی ہاتھوں نے آیا۔

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق نے سجا کتا ہے کہ :
”مولانا کے مشورے اور ان کی آراء ہمارے لیے شعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں“
واقعی مولانا کی ذات گرامی ایک ایسا منارۃ نور تھی جس کی ضیا پاشیوں نے ایک عالم کو مستیز و مسحور کیا۔ اور ان کے افکار سے آنے والی تسلیں بھی کسب فیض کرتی رہیں گی۔

صلوات اللہ کی پرواہ کیے بغیر مولانا اپنے مقصد میں منہمک اور اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھے۔ انہوں نے جس چیز کو سچ اور حق جانا اس کا برملا اظہار کیا، خواہ اس کی پاداش میں انہیں کتنی صعوبتیں برداشت کیوں نہ کرنا پڑیں انہوں نے کسی دور میں بھی ہتھیہ مصلحت میں کاروب نہیں دھارا جو بات کسی دو لوگ کسی۔

مولانا نے ہمیشہ اسلام کے درخشاں اور ابدی اصولوں کی حفاظت کی اور ہر قیمت پر حفاظت کی، ان کی علمی

قابلیت اور علمی کاموں نے عالم اسلام کو حیرت
- فتح نہایت ہو تھا۔ علماء عرب و عجم ان کی علمی قابلیت
دین علی کے معترف و مقرب تھے۔ آپ کے قلم کو
گلشن سدا بہار مدرسہ اسلامیہ نیواڈا کے ملک اور
بیرون ملک کے تشنگان علوم استفادہ و استفادہ
کرم رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ چمن ناز قرآن و سنت
تاقیام قیامت سرسبز و شاداب رہے گا۔

۱۹۷۹ء میں تحریک ختم نبوت کے دوران قیامت
اسلامیہ کی قیادت کا فریضہ انجام دیتے ہوئے
پیرادسانی اور عواض کے باوجود آپ نے جس قسم کی
فقید المثال اور تاریخ ساز قربانیاں دیں وہ تاریخ اسلام
کے ایک روشن باب کی حیثیت سے یاد کی جانی
رہیں گی۔!!

حکومت کے ظلم و جبر اور نئے نئے عوام پر ظلم و ستم
کے باوجود مسلمانوں کی مشترکہ اور متحدہ کوششوں سے
قادیانیوں کے اقلیت قرار دیئے جانے کا نوے
سالہ پرانہ مسئلہ مولانا رحمت اللہ علیہ کی قیادت میں
حل ہوا۔ اور پاکستانی قوم تمام عالم اسلام میں یکجہ
ہوئی۔ یہاں پر بلا خوف و تردید کہا جاسکتا ہے کہ
یہ سب کچھ مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد اور حضرت
مولانا کے اخلاص و ولایت کی وجہ سے ہوا۔

القصة

حضرت مولانا کے شاہکی و محمد اس قدر کثیر
ہیں کہ اس مختصر ادارتی نوٹ میں انہیں احاطہ تحریر میں
نہیں لایا جاسکتا۔ اللہ ہم سب کو ان کے نقش قدم
پر چلنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

ادارہ ترجمان اسلام ان کے پسندگان کے غم
میں برابر کا شریک ہے اور آخرت تک یہ لہجہ
رجات کی دعا کرتا رہے۔

قومی اتحاد سے علیحدگی!

اختیارات کے التواء کے بعد سے پاکستان قومی
اتحاد کے بعض مرکزی سطح کے رہنماؤں نے جن قسم کی بیان
بازی کی اس پر انہار افسوس کے بغیر نہیں رہا جاسکتا۔
اس قسم کی بیان بازی سے صرف قومی اتحاد کی
بنیادیں کھو رہی ہیں نہ کہ اندیشہ پیدا ہوا ہے، بلکہ پوری

پاکستانی قوم کے دل مجروح ہوئے ہیں۔
کاش ہمارے بعض رہنما حالات کی نزاکت
کا اندازہ کرتے ہوئے اس نوع کی بیان بازی سے
اجتناب برتیں۔ اگر اس سلسلے میں اغماض سے
کام لیکر محض اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد تعمیر کرنے اور اپنی
علیحدہ دکان چکانے کی کوششیں جاری رکھی گئیں
تو مستقبل میں ہونے والے نقصان کا اندازہ نہیں
لگایا جاسکتا۔

ہمارے خیال میں جو شخص بھی خواہ بزم خود کشت
بڑا شخص ہو قومی اتحاد کے وجود کو مضبوط
کے خاتمے سے مشروط گردانتا ہے وہ نہ صرف
مقصد تحریک کی تغلیط کر کے اعلیٰ ترین مقصد کے
لیے دی گئیں پوری قوم کی عظیم الشان قربانیوں کو ہال
کرتا ہے، بلکہ ملک کے کروڑوں مسلمان عوام کی بھی نہیں
کرتا ہے جنہوں نے اس ملک میں نظام مصطفیٰ
کے اجراء کے لیے تاریخ ساز قربانیاں دیں، اپنا
مقدس ترین خون بہایا، اپنے نوجوان بیٹوں سے
کتنی ہی مائیں اور کتنے ہی باپ محروم ہو گئے۔ کتنی
عفت تاب غاتوں کے سہاگ اجڑ گئے اور
کتنے ہی ننھے ننھے معصوم بچے باپ کی شفقت سے
محروم ہو گئے۔ ہزاروں لوگ زخمی ہوئے اور ایک
لاکھ کے قریب آدمی پس دیوار زنداں گئے۔ کیا
یہ سب کچھ بھٹو حکومت کے خاتمے کے لیے کیا گیا
یقیناً بھٹو حکومت اسلام کے نفاذ کے
مصلحت میں اور منزل مقصود ملک پونچھنے میں سنگ
گراں تھی، لیکن کیا اس سنگ گراں کو راستے سے
ہٹا دینے کی وجہ سے منزل مقصود حاصل ہوگی؟ ہرگز نہیں!
ہم واضح طور پر انباہ کرتے ہیں کہ اگر کسی جماعت
یا فرد نے ملک اور ملک اور قوم سے غداری کرتے
ہوئے اتحاد کو ریزہ ریزہ کرنے کی کوشش کی تو پوری
قوم کے حساب کا ہدف وہ جماعت اور وہ فرد
ہوگا۔

خدا ہمیں اتحاد و اتفاق کی برکتوں سے مالا مال
کرے۔ آمین۔

تبلیغی اجتماع

اب یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں رہی کہ

تبلیغی جماعت بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی زندگی
کا رخ عملی طور اسلام کے لازوال احکام کی طرف
موڑنے کے لیے بے پناہ جہانفشانی اور اخلاص
سے کام کر رہی ہے۔ سینکڑوں ہزاروں اور لاکھوں کی
بات نہیں بلکہ پوری دنیا میں بسنے والے کروڑوں
مسلمان تبلیغی جماعت کی کوششوں اور شان و فز
جد و ہمت سے گاہ کی زندگیوں کو خیر باد کہہ کر
اور بھلائی کے راستے پر چلنے لگے ہیں۔ نیکی کی راہ
پر چلنے والے یہ لوگ اپنے انفرادی اعمال کی رنگ
کے ساتھ ساتھ اجتماعی عمل کے لیے کوشش
ہیں جس کے نتیجے میں اس مقدس جماعت سے
منسب ہر فرد دین حق کی دعوت دینے کے اسباب
ڈھونڈتا رہتا ہے اور جب بھی موقع ملتا ہے اپنی
جان اپنا مال اور اپنا وقت صرف کرتے ہوئے
جلا امتیاز فرق اور رنگ و نسل و خدا کے احکامات
مولانا محمد علی علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی
دور رسوں کو بھی رفیق ملاطف اور شفقت و رحمت
سے یقین کرتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے جہاں پورے سال کام چلتا رہتا
ہے وہاں ایک مرتبہ کسی خاص مقام پر جمع ہو کر
جماعتوں کے اندر کے راستے پر گرام تشکیل پاتا
ہے۔ پاکستان میں اس سلسلے کا سالاہ اجتماع راکھڑ
کے تبلیغی مرکز میں تین روز کے لیے کیا جاتا ہے جس
میں پوری دنیا کے مسلمان شرکت کرتے ہیں۔ ان
مرکزی سطح کے اجتماعات میں بین الاقوامی شہرت
کے حامل جید علماء خطا بات فرماتے ہیں اور لوگوں
کو خدا کے راستے میں نکلنے کی ترغیب قرآن و
حدیث کی روشنی میں دیتے ہیں۔ نتیجتاً ہزاروں افراد
دور اور دیر کے لیے اپنے خرچ کے ساتھ خدا کے
راستے میں نکل پڑتے ہیں اور وہ قرعہ قریب یعنی
شہر شہر اور ملک ملک بھر کر خدا کے دین کی تبلیغ
کرتے ہیں۔ مزید سالاہ تبلیغی اجتماع میں تقریباً پانچ سو
جماعتیں خدا کے راستے میں نکلیں جن میں بہت سی جماعتیں
بیرونی دنیا میں تبلیغ کے لیے نکلیں۔ اور باقی جماعتیں اندرون
ملک کام کرنے کے لیے روانہ ہو گئیں۔ اندرون ملک کام کرنے
والی جماعتوں میں سینکڑوں غیر ملکی حضرات بھی شریک ہیں۔
اللہ تعالیٰ پوری دنیا کے مسلمانوں کو اس کام کی لائق آفرما کر وہ
آخر عمر تک بھی اسلام کے اس شہر شہر سے سراب ہوں۔ آمین

بھٹونے برسرِ قمار آنے کے بعد اپنے متعلق انٹیلی جنس رپورٹوں کی ریپورٹیں اور ریکارڈ جملانے کا حکم دیا تھا!

پہریم کورٹ میں وفاق کے وکیل مسٹر اے کے بروہی کے بیان کا مکمل متن :

دارش لائے حکم ۱۲ کے تحت ذوالفقار علی بھٹو اور دس دوسرے افراد کی نظر بندی کو ختم کرنے کے لئے سپریم کورٹ میں بین حکمت تہمت نے درخواست پیش کی ہے اس کے جواب میں عدالت کی ہدایت پر دفاق کے وکیل مسٹر سنے کے بروہی نے گزشتہ روز ۳۱ صفحات پر مشتمل ایک تحریری بیان داخل کر جس کا مکمل متن ذیل میں درج کر رہا ہے

بین حکمت بھٹو کے قانونی مددگار ہیں۔ بنیاد نے سپریم کورٹ میں یہ درخواست دائر کی تھی کہ مسٹر بروہی کے بیان کا جواب داخل کرنے تک اس کی اشاعت روک دی جائے (مارا)

سیریم کہد تکلم اولم کے بعد تادمائے تحت درخواست
ہی جو ابتدائی اعتراضات پیش کئے گئے تھے، انہیں اس تحریری
بیان کا صحرا اور اس میں شامل کیا جانے موجودہ تحریری بیان
مداخلت کی جانب سے اٹھائے گئے اس اعتراض کو مٹا کر دئے
بیان و اس کی جابجا دیکھ کر معزز عدالت وسیع جہان سے تحقیقات
موضوع کرنے سے قبل اپنے رائے اعتبار کے سوال کا فیصلہ
کئے کہ جو کچھ اس معزز عدالت کے سامنے دلائل کے دوران
اصلی فرزند کے اطلاق کے بارے میں قانونی سوال اٹھایا
گیا تھا۔ اس لئے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ ان
دعوات پر نظر ڈالی جائے جو ملک میں
پائے جاتے تھے۔ تاکہ وہ تاریخ میں منظر واقع ہو جائے
جس میں داخلہ لا کا اطلاق انتہائی ضروری ہو گیا تھا۔ بلکہ وہ
کے ساتھ یہ عرض کیا جاتا ہے کہ ملک میں پائے جانے والے گنا گوار
دعوات سے جو تصویر بنتی ہے۔ یہ معزز عدالت آزادہ کرم
اس کا لزق لے اور سامان میں بعض خاصہ خاصہ واقعات بیان
کئے گئے ہیں اور ایسا کرنے کا مقصد یہ ہے کہ محض تصویر
کشی کے ذریعہ حالات و واقعات کا جو بھی نقشہ پیش کیا جائے
اس کا تصدیق و تردید پر بھی تفصیلی تحقیقات کرنا نہیں ہے بلکہ
ایسا کہ اس کا ردوائی کے ساتھ ہے ہمارے ہر گنا گوار محض
حالات و واقعات سے سابقہ حکومت کا یہ حق قانونی کا رد نہیں
کا انکشاف ہو گا۔ اگہ کافی کا ردوائی کا موضوع نہیں
ہے۔ جس میں نظر بند اور ان کے ساتھیوں کے کہنے کے خلاف
کے مطابق اپنی صفائی پیش کر کے کامیاب ہو کر رات بیدیا جائے گا
جو حالت و واقعات داخلہ لا کا اٹھانے کا سبب بنے ان کے
دور میں ہی اور پھر ملک کا تعلق اس بات سے ہے کہ نسل
بندوں اور اس کے ساتھیوں نے اس ملک میں غیر قانونی اور
غیر انسانی حکومت کی جو عہدہ داخلہ لا کے نفاذ پر نعم ہو جائے وہ
مرحوم ان تیار ہونے کے وقت رکھتا ہے جو نظر بند اور ان کے ساتھی
ملک کے اندر داخلہ لا کی آگ بھڑکانے کے لئے کر رہے تھے اور

[illegible]

اس وقت کے ذیاعظم اسپیکر سید ذی اسرارہ نے
پہلے سے اس قیمت کا اختلاف ہوا ہے کہ وہ ہم نے
میں پیسہ دے کر کے لاکھوں میں لڑا ہے۔ اور اس میں
کے لئے لاکھوں کے لئے لاکھوں کے لئے لاکھوں کے لئے
میں لاکھوں کے لئے لاکھوں کے لئے لاکھوں کے لئے
میں لاکھوں کے لئے لاکھوں کے لئے لاکھوں کے لئے

[illegible]

ضروری ادراک کا غلط استعمال

پیزینڈی کی خاطر برہمنوں کا خطا استعمال چند انگریزوں نے کیا۔
 محمود شاہ نے اس کے لیے فیملی سیکنڈ فرس کے ساتھ ڈائریکٹر
 (چونکہ اس وقت انگریزوں میں) میں خود بھی نے خود بھی پیزینڈی کے
 ایک ایسے طریقہ کو اپنایا جو کہ اس کے لئے آسان ہو گیا۔
 اس کے بعد اس نے اپنے شاگردوں کو
 لکھنا سکھایا۔

انہدام کرنے والا دستہ

میں نے محراب کے خلیہ ایک انہدام کے حالات دستہ نام کر دیے
 کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ اندیشہ کی کسبائی پر دین کے جہلوں میں گرا
 بیٹوں کو ادا رہیں مفسر کیلئے ہے۔ شرح راجہ شریف نے فطرت سکھا
 فطرت کے دھرم سے متبرہ افراد کے ساتھ لڑ کر کم کے دھوکے کرنے والے
 دستہ، شائد مشہور ہوتے اور اچانک پورے عالم سے ہی کانٹے پڑے۔
 (۱۳) محکمہ میں وسیع باغ پھیلے ہوئے تھے جسے دیانک

پیرا پیرا جملوں پر اس کتاب میں تھا۔ عجزانہ طور پر یہاں ہی مختصر کر کے
 اس کا کوئی انتہائی سادہ و سادہ ترجمہ کیا۔ چنانچہ اس کے بعد یہ کتاب کے مکتوبات
 میں یہ ایک پختہ شکل کا ہوا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
 یہ مکتوبات پہلی ۱۸۶۶ء میں لکھے گئے۔ (۱۸۶۱ء ۱۲۰۱ھ)
 ۱۲۰۲ھ میں پیرا ۱۸۱ء میں اس کا نسخہ لکھا گیا۔ اس کا نسخہ
 ۱۸۶۶ء میں لکھا گیا۔ اس کے بعد یہ کتاب کے مکتوبات
 میں لکھا گیا۔ اس کے بعد یہ کتاب کے مکتوبات

۱۱) امن وامان کمیٹی جس میں صرف اعلیٰ کارگزاری ملاحظہ نہ ہو بلکہ خود کو پیسہ بانی کے مفادات کا تحفظ بھی مانتی تھی جیسے ۲۷ جولائی ۱۹۷۹ء کی رٹداد کے مطابق کمیٹی مندرجہ ذیل تھیں

پہلی کمیٹی جس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے امدت یافتہ اور اختلافات کے لئے کی ضرورت ہے۔ پارٹی کے ارکان میں ترک جہ ہونا چاہیے اور ان کی بہ تعلیم ہونی چاہیے۔ اسی طرح کمیٹی کے اراکان ۱۹۷۹ء کے اجلاس میں مندرجہ ذیل رائے کے کاردار کوئی دوسری جانب پیسہ بانی کے بیلوں اور کارکنوں سے نہ ہٹائی جائے۔ وہ ان میں سے کسی ایک سے

شیخ مجیب الرحمن کی حراست کے دوران تفتیشی سب سے پہلی دہائی میں بھی ضائع کرادی گئی تھیں!

سیکرٹ سروس فنڈ

تحریک کے دارن ۱۹۲۳ گارڈیان - ۱۰۸ تنصیبات ۴۲ اسٹور

۳۔ شراب خانے - ۷ چٹل ۵۸ بجک ۱۱ سینا گھر، فیکٹریاں
۲۷ ریل کے ڈبے ۵۷ دفتر اور ۳۸ دکانیں تباہ کی گئیں۔

کے سفارش کردہ ۱۰۰ افراد اور پالی لے کے سفارش کردہ ۵۰ افراد اور
ناکام امیدواران پیپریاٹل کے سسٹم میں مٹی کھنڈوں کی کھدائی
حق کو ان کو بغیر کسی تحقیق کے فوراً اس کے لاش جاری کئے جانے
۵۰ جیل محکومت کے اس مقررہ فی فیسی کے نتیجے میں جن کی کوئی
تقریر نہیں ملتی تھی اس کے لاشیں جاری کرنے کا اختیار دیا گیا
کے اداکار کوئی گئی اور اس کے نتیجے میں بڑی تعداد میں اس کے
لاشیں جاری کئے گئے۔ دیا گیا کے اداکار قوی دھمپائی اکیلے کے
ملاقات کردہ افراد کے علاوہ شدید غم اور نڈلے اعلیٰ کی جانب
ہے فی انفرمٹی اس کے لاشیں جاری کئے گئے ۲۰۲۰ ایپریل ۱۹۷۷
سے ۱۱ جون ۱۹۷۷ تک جاری کئے جانے کے ۱۷ لاشوں کی
تعداد درج ذیل ہے۔

لاہور شہر کے تباہ کاریوں
قومی کارروائی کی ضرورت
۵۷۔ قومی اتحاد اور پیپل پارٹی کے درمیان مذاکرات
کے دوران یہ بات بھی کر سکتے تھے اور سر جیل کے اپنے گناہ
مقام کے لئے مذاکرات کو طویل دیا اور وہ نطفہ کا انکار جو
کئے تھے۔ فم راجھ لورڈز ایک دوسرے میں داخل ہو گئے اور فم پر
غیر جینی کا عورت کا سپاہی پرستے لگاؤ کا طرٹ سے
کارروائی ضروری محسوس ہونے لگی۔
۵۸۔ اب یہ بات شک و شبہ سے بالاتر ہو گئی جب
بجک اقتدار کی ہاک خود سر جیل کے ہاتھ میں ہے آزادانہ
اور غیر جانبدارانہ انتخابات کا کوئی امکان نہیں اس حقیقت
کو عام طور پر تسلیم کیا جانے لگا تھا کہ فوج کا نواز اور غیر
جانبدارانہ انتخابات کرانے کی ضرورت اب برتری کرے۔
مارشل لا کا نفاذ

کرنل میں ناامید ۱۳ دسمبر ۱۹۷۷ کے پاکستان ہائیکورٹ ایک
غیر کا مندرجہ ذیل غیر خاص طور پر ہاگ ہے پاکستان کی ایک سے
زیادہ سرحد پر غیر ملکی فوجوں کے اجتماع کے بارے میں جو غیر
محکومت کر رہی ہیں ان کے پیش نظر جب وزیراعظم سے یہ پوچھا
گیا کہ کیا سرحد پر فوجوں کی کوئی نقل و حرکت ہوئی تو سر جیل کا
مختصر اور مبہم جواب تھا کہ میں کوئی تبصرہ نہیں کر سکتا۔
قومی مفاد کو بالائے طاق رکھ دیا
(۵۲) اس طرح یہ بات واضح ہو گئی کہ سر جیل کا سیاسی اقتدار
کو برقرار رکھنے کے لئے دیوانہ وار کوششیں کرتے رہے اور
انہوں نے قومی مفاد کو بالائے طاق رکھ دیا۔

(۵۲) ماضی میں سر جیل اور غم مصطفیٰ کے کر کے درمیان جو
زبردست سیاسی اختلافات موجود تھے اس کے باوجود اس
موقع پر دونوں میں مصالحت ہو گئی اور سر جیل کو وزیراعظم کا
خصوصی مشیر مقرر کیا گیا۔ ان کے تقریری میں یہ بات واضح طور پر کا دیا
تھی کہ ماضی میں اپنے مفاد کو حاصل کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ
اور نجی طاقت استعمال کرنے کے بارے میں سر جیل کی جو جھڑپ
تھی اس سے فائدہ اٹھایا جائے ان کے تقریر کا اثر یہ ہوا کہ سر جیل
اور قومی اتحاد کے درمیان سیاسی کشیدگی میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا
اور وسیع پیمانے پر تشدد کے امکانات پیدا ہو گئے۔

(۵۱) مارشل لا کے نفاذ کے موقع پر ہم جلالی کو ایک اور واقعہ
دوفا ہوا جو اس بات کی طرف واضح اشارہ تھا کہ مستقبل میں سر
جیل کے کیا عزم ہیں۔ سر جیل پارٹی کے لیڈروں کی قیادت میں شام
کو ایک مجلس انارکلیا گیا اور اس نے دکانداروں پر ہانڈیا دھند
تشدید دار کا مجلس کے شرکاء ملے تھے۔ اور بات واضح تھی کہ یہ
پورا واقعہ پہلے سے سر جیل کا منصوبہ تھا۔ تاکہ سر جیل کے قابضین
کو دایا دھکا دیا جاسکے اس طرح سر جیل کے اشتعال دیگر تقریری
مزدور کو رہی۔ جس میں انہوں نے دھمکی دی کہ قومی اتحاد کے حامیوں
کے خلاف تشدد کی طاقتوں کو کھلی چھٹی دے دیں گے۔

(۵۱) اس قسم کی جبری میں کو سر جیل نے دیا اور بڑی تعداد
میں اس کو خیر باد۔ اس طرح اس کی بھی اطلاع ملی کہ سر جیل نے
نے ۱۳۰۰ ملین گین خریدیں۔ قومی علاقے سے قومی اسمبلی کے ایک
ساتھ رکن انکشاف کیا کہ سر جیل نے اس سے کہا کہ وہ قومی اتحاد کے
حامیوں کو ہلاک کرنے اور دھمپائی کرانے کے لئے ۲۰۰۰ دھمپائی کریں

(۱۱) سندھ (ملنے سر جیل کے شامل نہیں) ۲۸۰ (ب) سرحد
۱۵۷۲ (۱۱) برچٹان ۲۹ (د) پنجاب ۹۰۹ جب کہ
۱۰ مارچ ۱۹۷۷ سے ۲۷ جون ۱۹۷۷ تک کے اعداد و شمار
کے لیے زیادہ ہیں (۱۱) سندھ ۹۱ (ب) برچٹان ۸۰ (ب) سرحد
۱۳۱۳ (۱۱) اور (د) پنجاب ۵۳۲۱۔ اس کے علاوہ پیپل پارٹی
کی اہم شخصیتوں کو رسائی دینے پر غم کے براہ راست امکانات
کے وقت مزاح دوسرے لاشیں بھی جاری کئے گئے۔ قومی حکومت
کی جانب سے ایسے ۹۸ لاشیں اور محکومت پنجاب کی جانب سے
ایک لاش جاری کی گئی۔
سرحدوں پر فوجی فوجوں کا اجتماع

اس پر سے سرحد میں یہ بات ابھی طرح بھی جاسکتی ہے کہ
پہلے پارٹی کی پالیسی کا مقصد یہ تھا کہ ملک میں تشدد ختم کرنا
جنگ اور بھڑکاپ ختم کر دیا جائے۔ پالیسی اس وقت بھی جاری
رہی جب پہلے پارٹی اور قومی اتحاد کے مذاکرات شروع ہو گئے تھے۔
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ مذاکرات چار سو نو سو پندرہ سو
تھے۔ بلکہ صرف اس سے ہر سو تھے تاکہ آنا وقت مل جائے۔
طاقت کے بل بوتے پر ملایا حق کی کمال کی بدولت کر لیا جائے
۵۲۔ وقت گزرنے کے ساتھ جیسے جیسے سر جیل کی پوزیشن
بدلتی گئی اور وہ اندیشہ بڑھتا گیا کہ تشدد بڑھنے
اور نہ ہونے قوم کی نعمت پر ملاقا نوعیت اور افغانی کی
طاقتوں کی مدد پر آئے۔ اپنے فلم کے خلاف تحریک کی طرف سے
محکم کی قیادت کو جس نے کچھ وہ ملک کی خارجہ پالیسی کو طرٹ
کرنے سے بھی باز نہ آئے۔ شال کے طور پر لگا دینے کے لئے
جس کا کہ سر جیل نے کھلے اطلاع دی ہے کہ جاسٹ فوجیں سندھ
اور کشمیر کے سرحد پر پہنچ گئیں ہیں اور ایسا کہ جس برچٹان
کی سرحد کشمیر میں اس طرح وہاں تشدد پورٹ ہے۔ ہی ۱۲
۱۹۷۷ء کی اشاعت میں حکومت پاکستان کے ذرائع کے حوالے سے
یہ اطلاع دی کہ بھارت اور ایران نے پاکستان کی سرحدوں پر اپنی
مسلحہ فوجیں لگا دی ہیں۔ فوجوں کی نقل و حرکت کے ان اعداد و شمار
تعداد بھارت کے وزیر خارجہ اور ایران کے وزیر خارجہ کی طرف
سے کی گئی یہ بات قابل ذکر ہے کہ اگرچہ یہ پہلے کہا گیا کہ بڑے
پہلے سر جیل کی دھمکی سر جیل نے اپنے خلاف ان اقدامات کی تردید

۵۹۔ سندھ کے حالات کی روشنی میں ۵۷ لائی ہو
کو مارشل لا کا نفاذ کیا گیا اور پورے ملک میں محکومت ختم
کا سامنا کیا۔ مارشل لا کے نفاذ کے ۳۷ سالہ عرصہ میں کوئی کمال ہو گیا
اور قومی مجلیس جو قومی کے دباؤ کے نتیجے میں قومی اس کو رد کرنے
محکم کے مطابق لاہور میں لاہور کے ادارے جو محکم کے لئے ہوتے
دے تھے ان کو پوری طرح محکومت پالیسی کی جادو سے ملک
کی خارجہ پالیسی کو سر جیل کی ذاتی شخصیت بنانے کی بجائے
قومی مفاد کے مطابق دھماکا دیا۔ (۵۷) چیف مارشل لا
ایڈمنسٹریٹر جی ایس نواز ایس کے پاس ہے ایڈمنسٹریٹر کے ہیں کہ جلال
جلد انتخابات کرنا چاہتے ہیں عام کے مطابق یہ انتخابات اس
وقت تک کے لئے طرٹ کی گئے ہیں جب کہ سر جیل پارٹی کی اصل طاقت
کے خلاف محکم کا عمل مکمل نہیں ہو جاتا اس تشدد میں جیل مارشل لا
ایڈمنسٹریٹر نے تبدیل کیا ہے کہ تمام مقدمات جو محض الزام ہیں
جلد از جلد دے دیے جائیں۔

(۶۱) اس طرح اس امر کا اعتراف کیا جاسکتا ہے کہ مارشل لا
نفاذ کی اپنی اصلاحی کو جیل نے کرنے کیلئے نفاذ نہیں کیا بلکہ اس نے
نفاذ کیلئے کیا ہے تاکہ ملک کو ایک غیر ملکی حکمران کے ہاتھ میں
۶۲۔ جیل سے یہ کہ اس طرح کے خلاف اقدامات کی تردید
"غیر ضرورت" کا اطلاق کیا جائے (۶۲) سندھ کے حالات
کا مدنی ہیں یہ غیر ضروری ہے کہ وہ اس سے کہہ رہے ہیں کہ
جواب دیا جائے۔ اور جلالیات کے لئے ہے۔ ۱۱ مارچ
کی جانب سے (۶۲) اس نے دھماکا کی جاتی ہے کہ اس آئینہ
دھماکا کو برہانہ سمجھنا غلط کرنا ہے۔

سابقہ حکومت نے ۶۶ لاکھ روپے کا پلاٹ
صرف ۵ لاکھ ۶۶ ہزار روپیہ میں خرید ا۔

ترجمان اسلام میں
استہار
دیکھائی تجارت کو فروغ دیں۔

تحریک ختم نبوت کے قائد

اُستاد المحدثین علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ رحلت فرما گئے

اَنَا لِلَّهِ وَاَنَا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ ط

ملک بھر میں صف ماتم بچھ گئی، زعماء و اکابر کی طرف سے زبردست خراج عقیدت

مدد سب عربیہ نیوٹاؤن کو اچی کے احاطہ میں مرحوم کو سپردِ خاک کر دیا گیا

کراچی، تحریک ختم نبوت کے قائد اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر، اُستاد العلماء رئیس المحدثین حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ انتقال کو گذشتہ شب مدر عمرہ بیہ نیوٹاؤن کراچی میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ اس سے قبل حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں علماء کلام، سیاسی راہنماؤں اور معززین شہر کے علاوہ ہزاروں شہریوں نے شرکت کی۔ جمعیت العلماء اسلام کراچی وسطی کے امیر مولانا محمد زکریا اور دیگر جماعتی راہنما اور کارکن بھی کثیر تعداد میں جنازہ میں شریک ہوئے۔

مولانا بنوریؒ پیر، جو راولپنڈی میں اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لیے واپس تشریف لے گئے تھے، ۱۵ اکتوبر کو دل کا دورہ پڑا جس کے بعد انہیں کئی ڈیڑھ گھنٹے بعد راولپنڈی میں داخل کر دیا گیا۔ ۱۶ اکتوبر شام کو آپ کی حالت کافی سنبھل گئی۔ اس رات جمعیت علماء اسلام راولپنڈی کے امیر مولانا قاری سعید الرحمنؒ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اب حضرت بنوریؒ پر تکلیف کا کچھ زیادہ اثر باقی نہیں ہے۔ مگر

۱۷ اکتوبر کو علی الصبح آپ پر دل کا دوبارہ دورہ پڑا۔ دورہ کے دوران آپ مسلسل استغفار پڑھتے رہے اور یہ فرماتے کہ ”یہ تو بالکل نئی کیفیت ہے۔“ بالآخر تقریباً صبح سویرا پانچ بجے وہ خالق حقیقی سے جاملے۔ وفات کی خبر دوپہر کو ریڈیو پاکستان سے نشر ہوئی۔ اور یہ المناک خبر سننے ہی پر بے ملک میں صف ماتم بچھ گئی۔ جگہ جگہ علامہ مرحوم کو ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا، تہنیتی اجتماعات ہوئے۔ مرحوم کی جدوجہد خدمات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا عہد کیا گیا۔

راولپنڈی میں آپ کی نماز جنازہ تین بجے جامعہ اسلامیہ صدر مارکیٹ میں ادا کی گئی جس میں تمام علماء اور طالبان کے علاوہ راولپنڈی و گرد و نواح کے شہریوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ نماز جنازہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمقصود صاحب دہلت برکاتہم، مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑو خٹک نے پڑھائی۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین سرطرحش محمد افضل حمید، مولانا غلام اللہ خان، مولانا قاری سعید الرحمنؒ، مولانا محمد عبداللہ

مولانا ظفر احمد انصاری اور مولانا عبد الباقی کے علاوہ جمعیت العلماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر حضرت مولانا سید محمد ایوب جان بنوری اور مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی بھی شریک ہوئے۔ نماز جنازہ سے قبل اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عبدالمقصود نے مولانا بنوریؒ کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور فرمایا کہ یہ علوم نبوت کے ایک ایسے وارث کی موت ہے جس نے ساری زندگی اس وراثت کی حفاظت میں گزار دی اور آج ہم علامہ دیوبند کے علوم و معارف اور اسرار و نکات کے محافظ سے محروم ہو گئے ہیں۔

مولانا غلام اللہ خان نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علامہ بنوریؒ کی وفات واقعی ایک ایسے عالم کی موت ہے جس پر ”موت العالم“ موت العالم کا ارشاد صادق آتا ہے۔ آپ نے کہا مولانا بنوریؒ کی وفات سے علمی و دینی حلقوں میں جو غلغلہ نظر آتا ہے وہ پورا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسے لوگ ہزاروں سال کے علم کا حامل ہوتے ہیں۔

نماز جنازہ کے بعد راولپنڈی کے ہر شاہی اڈہ

سے حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی بخش مبارک کو حبش محمد انصاریؒ، مولانا ناطق احمد انصاریؒ، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فرزان خانؒ اور دیگر زعماء نے پُریم آنکھوں سے کراچی کے لیے الوداع کہا۔

امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ در خواستی نے ملک بھر میں جمعیت کی تمام شاخوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی مجالس کا اہتمام کریں اور ان کی خدمات

دور ایک تابوت بند ہوتے دیکھا تو حضرت شیخ الحدیث مظلّم نے پوچھا کہ بتاؤ، یہ ماجرا کیا ہے؟ اس پر مولانا تابدالراشدی نے بتایا کہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ وفات پا چکے

علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی وفات عالم اسلام کے لیے ناقابلِ تلافی نقصان ہے

جمعیت علماء اسلام کی تمام شاخیں مولانا بنوریؒ کو ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی کا اہتمام کریں۔

حضرت الامام کے ہدایت

ہیں اور جنازہ کے بعد ان کا تابوت بند کر دیا گیا ہے۔

ہم سب کی زبان پر یہ ساختہ
... انا للہ وانا الیہ راجعون جاری ہوا۔ تابوت بند ہو چکا تھا۔ دوبارہ کھلوانا مناسب نہ تھا۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد فرزان خان مقدر قافلہ کے ساتھ ایئرپورٹ پر روانہ ہو گئے اور تابوت کو کراچی رخصت کیا۔

مولانا بنوریؒ اور مولانا محمد فرزان خان ملاقات کیلئے گئے مگر

از: عبدالرؤف ربانی
مدرسہ نصرت العلوم، گوہر انوالہ

استاذ محترم حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد فرزان خان مقدر عام طور پر کسی سفارش یا ملاقات کے لیے کہیں نہیں جاتے۔ لیکن ۱۷ اکتوبر کو حافظ آباد کے کچھ دوستوں نے ان کی کسی کام کے سلسلے میں راولپنڈی حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ سے ملاقات کے لیے چلنے کو کہا تو بلا تامل و قال فی الفور تیار ہو گئے۔ چنانچہ اسباق سے فارغ ہو کر حضرت الاستاذ مظلّم، مدرسہ اشرفیہ حافظ آباد کے ناظم حافظ حلیق اکبر صاحب، مولوی محمد اشرف صاحب اور راقم الحروف راولپنڈی کے لیے روانہ ہوئے اور کم و بیش سو اتنی بجے جامعہ اسلامیہ صدر مارکیٹ راولپنڈی پہنچ گئے۔ دروازے پر ہجوم دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے کہ حضرت بنوریؒ اندر موجود ہیں۔ بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوئے تو ہمیں دیکھ کر مولانا تابدالراشدیؒ جو وہاں موجود تھے، دوڑے دوڑے آئے اور کہنے لگے جلدی چلیں اب وہ بند کرنے لگے ہیں۔ ہماری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا بند کرنے لگے ہیں۔ لیکن جب عورتوں

کل پاکستان جمعیت علماء اسلام کے امیر حضرت مولانا محمد عبداللہ در خواستی، قائم مقام ناظم عمومی مولانا محمد اجل خان، صوبائی امیر دار مولانا عبید اللہ النور اور مرکزی ناظم مولانا غلام ربانی، مولانا قاضی عبداللطیف اور مولانا تابدالراشدی نے ایک مشترکہ بیان میں علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے، اور اسے عالم اسلام کے لیے ایک ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حضرت بنوریؒ نے اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت، عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت، اسلامی قوانین کی تدوین و نفاذ اور اسلامی اقدار و روایات کی سر بلندی کے لیے جو نمایاں خدمات سر انجام دی ہیں وہ اسلامی تاریخ کا ایک روشن باب اور ناقابلِ فراموش حصہ ہیں۔ جمعیت کے راہنماؤں نے کہا کہ مولانا بنوریؒ کو خزانہ عقیدت پیش کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ ان کی خدمات اور جدوجہد سے نئی نسل کو روشناس کر لیا جائے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا عزم کیا جائے۔

مشترکہ بیان میں حضرت بنوریؒ کے فرزند مولانا سید محمد بنوریؒ، ان کے اہل خاندان، پسماندگان اور دیگر تمام سوگواروں کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

دوبئی اتحاد جمعیت علماء اسلام پاکستان کے

علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ

سوانح و افکار

مولانا محمد یوسف بنوریؒ ۷ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ (۱۹۰۷ء) کو پشاور کے قریب ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سید محمد زکیا بنوریؒ جیسے مشہور عالم دین اور ممتاز تاجر تھے۔ آپ نے والد بزرگوار اور ماموں سے ابتدائی تعلیم پائی۔ اس کے بعد پشاور کے علماء اور امیر حبیب اللہ کے زمانے میں کابل میں عربی اور دین کی ثانوی تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۴۵ھ سے ۱۳۴۷ھ تک آپ نے بقیہ تعلیم دارالعلوم دیوبند میں مکمل کی۔ آپ کے اساتذہ میں مولانا نجمیہ احمد عثمانیؒ اور مولانا

احتساب کا عمل تیز تر ہونا چاہیے!

جمہوری عمل میں تاخیر مناسب نہ ہوگی۔

از سید عطار الرحمن جعفری

فرق قیاس تو یہی ہے کہ اس کی اصل وجہ مجبوری کے ذمے کے مشیر یا تدبیر ہیں۔ ان میں بیشتر وہ ہیں جو مجبوری صاحب کے پروردہ اور ان کے نواسے ہوتے ہیں جن کی اصل ہمدردیاں مجبوری کے ساتھ ہیں یہ آج بھی انتظامیہ میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں اور مجبوری کا برسرِ اقتدار آنا ان کے مفاد میں ہے جب تک کہ جنرل ضیا ان مشیروں اور سابقہ انتظامیہ کے فرماؤ والوں کو کہیں گا ہوں سے نہیں نکالیں گے۔ اور ان کے اثر و رسوخ کو ختم نہیں کریں گے ہر لحاظ مارشل لا حکومت کے مقاصد کو نقصان پہونچے گا۔

جنرل ضیا راجحہ صاحب ایک مخلص سپاہی اور اسلام کے سچے شیدائی ہیں وہ ایسے فیصلے کرنا چاہتے ہیں جو ملک و قوم کے مفاد میں ہوں۔ انہیں کلیدی مقامات پر ایسے مشیروں اور افسروں کو رکھنا چاہیے جو کسی ایک فرد یا خاندان کے مفاد پر نہ ہوں بلکہ قوم کے مفاد دار ہوں۔ اسلامیان ہند نے یہ پاکستان بھٹو، بلیک بھٹو، مس بلیک بھٹو اور تر بھٹو کے لیے نہیں قائم کیا تھا کہ اگر انہیں اقتدار سے ہٹایا تو خون کی ندیاں بہا دی جائیں گی اور پنجاب کے پانچوں دربار منزع ہو جائیں گے۔ اور اگر انتخابات اس خاندان کے اقتدار کا زینہ نہ بنے تو انقلاب آجائے گا۔

بلاشبہ سیاسی جماعتوں نے اپنا نقشہ و باقاعدہ طور پر پیش کرنے میں تاخیر کی، لیکن خود جنرل صاحب کی طرف سے بھی تو مجرموں کے خلاف فرد جرم عاید کرنے اور انہیں عدالت کے کھڑے کرنا چاہیے ہیں تاخیر ہوئی

جنرل محمد ضیا راجحہ صاحب سے نہایت ہمدردی کے ساتھ اتنا کہہ رہے ہیں کہ وہ فوری طور پر مجرموں کو چارج شیٹ دیں، ان کی فرد جرم اور شہادتوں کو عوام کے سامنے لائیں اور سول عدالتوں کی حتمی حُسن رفتاری کے اسباب دور کریں، کیونکہ انصاف میں تاخیر انصاف کے خلاف ہے۔

ان مقدمات میں انصاف کی جلد ضرورت اس لیے بھی ہے کہ اس سے ہمارا اور ہمارے ملک کا مستقبل وابستہ ہے جو دیر ہو چکی سو ہو چکی۔ اب اگر حیدر دیر کی گئی تو اس کا ذلیلہ مجرموں کو پہونچے گا۔

تھے کہ اس کی ذمہ داری مجبوری اور ان کے ساتھیوں پر عاید ہوتی ہے۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ سابق حکمرانوں کے ہاتھ میں داخل احکام کی جانب سے فرد جرم تصدیق جاتی اور پھر تمام دستاویزی شہادتوں کو اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ منظر عام پر لے آیا جاتا۔ تاکہ لوگوں میں ان مجرموں کے خلاف نفرت پیدا ہوئی جنہوں نے سیاستدانوں کو قتل کیا تھا اور انہیں راستے سے ہٹانے کی کوششیں جاری کی تھیں جو سیاسی مخالفین کو اغوا کرنے اور دلائی لیمپ جیسے جن خاتون میں رکھنے کے ذمہ دار تھے جن کے دہشت گردانہ قومی دولت کو دونوں قتل و غارتگوں کیا۔ اور یاد رہے کہ اس سے ملنے والی امداد میں خیر بردگی گئی، جن کے عہد حکومت میں کسی کی جان مال اور آبرو محفوظ نہیں تھی جو دستور کا حلیہ بگاڑنے اور شہری آزادیاں سلب کرتے رہے تھے۔ اور جو اختیارات اور حکومت کو اس طرح استعمال کرتے تھے جس طرح پاکستان جمہوریہ کا نہیں بلکہ ان کی ذاتی جاگیر ہے۔ ایسے مجرموں کو گزند نہیں ماہ کے دوران اس طرح بے نقاب کر دینا چاہیے تھا کہ لوگ ان سے نفرت کرنے لگتے لیکن انصاف کو ایسا نہ ہوا۔ نہ مجرموں کو چارج شیٹ دی گئی۔ نہ شہادتوں کو منظر عام پر لایا گیا۔ اور نہ کسی سول عدالت نے ان کے خلاف فیصلہ صادر کیا اس تاخیر کا نتیجہ یہ نکلا کہ چھوٹے چھوٹے مجرموں کو پریکٹس کا موقع مل گیا، اگر ان کے خلاف بلا تاخیر عدالتوں میں کارروائی کی جاتی تو لوگ مزید گمراہ نہ ہوتے۔

یہ سوال تقریباً ہر ذہن میں پیدا ہوتا ہے

جنرل محمد ضیا راجحہ نے اپنے بیشتر دس کے برعکس صاف الفاظ میں کہا ہے :

"میرا بچہ ایمان ہے کہ بھائی حالت کے صاف فوج کا کچھ حکومت نہیں منبھائی چاہیے اور عملی سیاست سے دور رہنا چاہیے۔ یہ حق صرف عوام ہی کو حاصل ہے جو اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعہ حکومت چلاتے ہیں۔"

جنرل صاحب عوام کا تعلق ہے وہ چاہتے ہیں کہ احتساب کا مرحلہ جلد از جلد اختتام پذیر ہو، تاکہ اس بے نصیب مریض میں جمہوری عمل کا دور دورہ ہو۔

۵ جولائی کو ملک کا نظم و نسق سنبھال کر فوج نے جو شاندار کارنامہ سر انجام دیا اور ملک کو تباہ و برباد ہونے سے بچا لیا وہ قابلِ تحسین ہے، لیکن حرقی و روشنی کے اس زمانے میں مارشل لا کوئی قابلِ تحسین کارنامہ نہیں۔ جنرل محمد ضیا راجحہ خود بھی اس حقیقت کا برملا اظہار کر چکے ہیں۔ مارشل لا چاہے سخت اور جاہل ہو یا نرم و برحال جمہوری عمل کے بے سارہ ہے۔ یہ فیصلہ تو ہو چکا ہے کہ انتخاب احتساب کے بعد ہی ہو گا مگر خدا کو ہے یہ انتخاب کی مدت محدود ختم ہو۔

بڑے ادب کے ساتھ یہ شکوہ کیے بغیر نہیں رہا جاسکتا کہ جنرل صاحب نے اس صحیح فیصلہ تک پہونچنے میں بڑی تاخیر کر دی جس کی وجہ سے پورے تین ماہ ضائع ہو گئے۔ اگر وہ یہ فیصلہ ۵ جولائی ہی کو کر دیتے تو کسی قدر بہتر ہوتا۔ تین ماہ کا یہ وقت مجرموں کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی تھا۔ اس عرصہ میں جن فیصلے ہو چکے ہوتے۔ اور مجرموں کو سزا بھی ہو چکی ہوتی۔ جہاں تک جرائم کا تعلق ہے اس کا علم لوگوں کو کم و بیش ہو چکا ہوتا۔ اور وہ بھی جان بچے

ملک و قوم کا مفاد اس بات میں منہمک ہے کہ جلد از جلد مقدمات کا فیصلہ کیا جائے۔ جمہوری عمل میں تاخیر ملک ہنگامے

تأثر یاق از عراق آورده شود

مارگزیده مرده شود

عوام کی آرزو ہے کہ کم از کم الگ الگ ۱۹۶۸ء کے اقتسام سے قبل الیکشن ہونے چاہئیں تاکہ جمہوریت کا قافہ اپنی منزل کی طرف گامزن ہو سکے اور قیام پاکستان کے مقصد کو عملی جامہ پہنایا جاسکے۔

یعنی نظام مصطفیٰ کو سرزمین پاکستان میں نافذ کیا جاسکے

تبعیہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ

محمد انور شاہ کشمیری شامل تھے۔ آپ نے سب سے زیادہ استفادہ مولانا انور شاہ کشمیری سے کیا۔ سفر و حضر میں خادم کی حیثیت سے ان کے ساتھ رہے اور مولانا کشمیری کی وفات کے بعد آپ کو جامعہ اسلامیہ طرابلس (سوریت) تجارت) کا شیخ الحدیث اور صدر مدرس بنایا گیا۔

آپ کو اس جامعہ کی مجلس علمی (لیسہ ج کونسل) کارکن منتخب کیا گیا۔ بعد میں مجلس علمی کا صدر دفتر یہاں منتقل کر دیا گیا۔ مجلس علمی کی کتب طبع کرائے کے لیے ۱۹۳۷ء میں آپ کو قاضی بھیجا گیا۔ آپ نے خلافت عثمانیہ کے دینی امور کے سابق جنرل سیکریٹری شیخ محمد زاید کوثری سے بھی تفصیل علم کیا۔ جب ملازمت کے خاتمہ کے بعد وہ مصر میں مستقل آباد ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ فقہ مائیں کے علماء سے آپ نے استفادہ کیا اور حدیث کی سند حاصل کی۔ حرمین کے بہت سے اساتذہ نے بھی آپ کو حدیث کی اجازت (سند) دی اور پھر آپ نے بلاد عرب اور حرمین کے بعض اساتذہ کو حدیث کی سند عطا کی۔ ۵۰ برس تک آپ حدیث

کی تعلیم دیتے رہے۔ قیام پاکستان کے بعد آپ کو دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈو الہ ریاء میں شیخ التفسیر مقرر کیا گیا۔ تین سال بعد آپ کو راجی تشریف لے آئے اور یہاں آپ نے مدرسہ عربیہ اسلامیہ کی داغ بیل ڈالی۔ جہاں ۲۳ برس سے یونیورسٹی کی سطح پر دین کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ دورہ حدیث کی سند بنی اے سے برابر اور تخصیص کی سند ایم اے کے برابر تصور کی جاتی ہے۔ دین علوم پر تحقیق کے لیے آپ نے دعوت الحقیقہ کے نام سے علمی ادارہ قائم کیا جس کے تحت ۱۵ کتب تیار کی گئیں۔ ان میں سے ۱۰ کتب شائع ہو چکی ہیں۔ بینات کے نام سے آپ نے ۱۵ سال قبل ایک ماہنامہ جاری کیا، جو اب بھی شائع ہو رہا ہے۔ اس ماہنامے کے ذریعہ بھی آپ نے اعلائے کلمۃ الحق کا فریضہ انجام دیا اور ایوب و محبوب شاہی پر مجرب کے ساتھ پرچے کے ذریعہ بھی تنقید کرتے رہے۔ آپ کی تصانیف میں عربی کی چار بڑی کتب اور دوسریوں مقدمات شامل ہیں جو آپ نے دوسری کتب پر تصنیف کیے ہیں۔

معارف السنن کی ۶ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان کے ذریعہ آپ نے ترمذی کی شرح کی ہے۔ مزید ۶ جلدیں آپ تصنیف کرنا چاہتے تھے مگر یہ کام آپ کی وفات سے اوچھل رہا گیا۔

علاوہ شرقی کے جواب میں آپ نے ایک عربی کتاب حقیقۃ العرب فی احکام القبۃ والمہارب تصنیف کی۔ ایک اور کتاب آپ نے تیمیۃ البیان فی مشکلات القرآن مکتبی اور نعمۃ النہج کے نام سے آپ نے مولانا محمد انور شاہ کشمیری کی سوانح حیات تحریر کی۔ آپ نے تفصیل علم کرنے والے طلبہ کی تعداد ہزاروں ہے۔ ۵۰ غیر ملکی طلباء آپ سے تعلیم حاصل کر چکے ہیں اور دوسروں طلباء آج کل زیر تعلیم تھے۔ آپ نے علمی و دینی مقاصد کی خاطر حرمین، مصر، عراق، شام، اردن، بیت المقدس، لیبیا، جنوبی افریقہ، یوگنڈا، تنزانیہ اور یوپی کے متعدد سفر کیے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سینکڑوں علماء پید کیے اور ایسے مدرسے کی بنیاد ڈالی جس کے ذریعہ آئندہ بھی علماء

پیدا ہوتے رہیں گے۔

آپ کا دوسرا بڑا کارنامہ ختم نبوت کی تحریک ہے۔ مولانا انور کشمیری نے مجلس ختم نبوت کے نام سے جو تحریک شروع کی تھی، آپ نے اسی تحریک کو جاری رکھا اور بالآخر قلابیائیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا۔ اس تحریک کے دوران سیاسی اور دینی جامعتوں نے جو مجلس عمل قائم کی تھی آپ کو اس کا صدر بنایا گیا تھا۔

پرتیز کے فتنے کو دبانے میں آپ نے مؤثر کردار ادا کیا۔ خاکہ افضل الرحمن کی تحریف دین کی گوشتوں کا روکا۔ پاکستان بھر کے عربی مدارس کا جو دفاع قائم کیا گیا تھا آپ کو اس کا صدر بنایا گیا تھا۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم آپ کے ہائے میں کہا کرتے تھے کہ "مولانا یوسف بنوریؒ، مولانا انور کشمیریؒ کے علم کے صحیح حامل ہیں۔"

پروفیسر احمد سعید مولانا بنوریؒ کے ہائے میں بزم اشرف کے چرخ "میں خطاب کرتے رہے۔ ادب میں نہایت بلند پایہ ادیب اور اونچے درجے کے فوقی عربیت کے مالک تھے۔ زبان و تقلم میں شوکت و سلاست، فصاحت و بلاغت، فصاحت و پختگی آپ کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ کے علمی داووبی مضامین دنیائے عرب کے کسی بھی بلند پایہ ادیب سے کم نہیں۔ عرب ممالک کے اہل علم کو اس کا اعتراف ہے۔

مولانا یوسف بنوریؒ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے ہاتھ پر بیعت تھے۔ آپ نے ۱۳۵۸ھ میں اجازت حاضری دی۔ یہ دوسری حاضری تھی۔ پہلی حاضری ستمبر ۱۳۵۲ھ میں ہوئی۔ دوسری حاضری کے بعد مراسلت جاری رہی۔ اس دوران مولانا اشرف علی تھانوی کا خط آیا کہ لوکل علی اللہ آپ کو مجاہد صحت مقرر کیا ہے۔ عذر کیا لیکن قبول نہ ہوا۔

آپ نے ۱۳۵۶ھ میں مکہ مکرمہ میں حضرت مولانا محمد شفیع الدین مدنی بنوریؒ کی خلیفہ حضرت احمد اللہ مہاجر مکی کے دست مبارک پر بیعت کی۔

ایمان اور عمل صالح

تجارت کا مدار دو چیزوں پر موقوف ہے



مثل نمونہ ہو۔

قرآن مجید نے بیسیوں جگہ انسان کی توجہ و تلاح کو آیات متعدد میں بیان ہے مگر ہر جگہ ایمان اور اس کے ساتھ عمل صالح کو ضروری حیثیت دے دیا۔
والعصر انٹے الانسان لطف حسیرو الا الینا
امنو و عملوا الصالحات

ترجمہ: ہم جسے زندہ کر کے انسان بنائے خسارے میں ہے۔ گمراہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔

تاریخ شامہ ہے کہ ان ہی افراد اور قوموں پر نور و تلاح کے دروازے کھلے ہیں جنہیں ربانی حقائق کا یقین تھا اور ان کے ساتھ نیک عمل بھی تھے۔ قرآن پاک شاید عادل ہے۔ وہ بہرہ و قوم و حقیقت کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہیں ہم سے فرمایا۔

والذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک
الطيب المبتدہ

ترجمہ: یہ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے جنت والے ہیں۔

یعنی جنت کا حصول مثل اور قومیت پر موقوف نہیں بلکہ ایمان و عمل پر ہے۔ جو شخص جنت کا مذکورہ قیمت ادا کرے گا وہی اس کا مالک ہے اس لیے پیغمبر پاک نے اپنے آخری خطبہ میں اسل و نسب پر فخر کرنے والوں کو راہ ہدایت دکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے اچھا وہ ہے جس کا عمل اچھا ہے۔ اس لیے عدم ایمان اور نیکو کائیت و دین و دنیا کی تباہی اور ایمان و نیکو کاری کا نتیجہ دنیا و آخرت کا مبعلائی۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا وہ طبعی قانون جس میں از

ہم دے پیارے نبی اکرم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جس تعلیم کے لئے کر آئے اس کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ انسان کی تجارت کا دار و مدار دو چیزوں پر موقوف ہے۔ ایک ایمان اور دوسری عمل صالح۔

میں کیا ہے؟

بیر۔ سیر پر بہتیں کامل رکھنے کا نام ایمان ہے۔

عمل صالح؟

اور عمل صالح ان اصولوں کے مطابق عمل کا کسی بات پر تنہا علم و یقین کا خیالی کے لیے کافی نہیں ہے جب تک اس علم و یقین کے مطابق عمل صالح نہ ہو۔ لیکن اسی سے کہ عوام میں جو اجمیت ایمان کو ہے وہ عمل صالح کو نہیں حالانکہ یہ دونوں لازم ملزوم کی حیثیت سے ملا لیں۔ یہ حیثیت رکھنے میں فرق ہے اتنا کہ

اگر ایمان بنیاد سے تو عمل صالح اس

پر قائم شدہ دیوار ایمان جسم ہے تو عمل صالح

اس کی روح ایمان یقین ہے تو عمل صالح

اس کی تصدیق ایمان چھو لے تو عمل صالح

اس کی خوشبو ایمان نکلنا اور ہے تو

عمل صالح اس کا ثمر شیریں۔

عمل صالح کے اہمیت

اور یہ صرف کہنے ہی کی بات نہیں کہ ایمان کے عمل صالح کی اہمیت بھی اسی کے بقدر ہے بلکہ عجب رسول اکرم نے جگہ جگہ نہ صرف عمل صالح کی اہمیت اپنے ارشادات میں خواص کے بلکہ اپنی ساری ملت و ملک اس طرح پر گزاری کہ ہمارے لیے شعلہ راہ کا کام دے سکے اور عمل صالح کا ایک زندہ جام وید اور بے نظریہ

بال برابر فرق ہوا ہے نہ تھا جو اس کے خلاف کرتے ہیں ان کے بارے میں نادیدہ ارشاد ہوتا ہے۔
خلف من بعد ہم خلف اضاوا الطوۃ
و انتبوا الشہوات فہو فی ملتہم نبیاء
ترجمہ: ہم ان کے بعد ایسے خلف ہرے جنہوں نے غارت کو برپا کر دیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی پس وہ منحرف گمراہی سے ملے والے ہیں۔ اسی نوع کا دوسری آیات کی روشنی میں ہوتا ہے کہ جنت کا استحقاق دراصل ان ہی لوگوں کو ہے جو ایمان کے ساتھ عمل سے جس آراء میں جو عمل سے عہد و استحقاق سے بھی محروم۔

ایمان اور عمل صالح

کا چھوٹے راجے کا ساتھ ہے

مذکورہ بحث سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ جہاں عمل کی کمزوری ہے وہاں اس کے بقدر ایمان کی بھی کمزوری ہے کسی چیز پر پورا پورا یقین آجانے کے بعد اس کے خلاف عمل کرنا یا انسان فطرت ہی کے خلاف سے آگ کو جلا دینے والی یقین کو لینے کے بعد پھر کون ہے جو اس میں ہاتھ ڈالنے والی آگ سے واقف نہیں بار بار اس میں ہاتھ ڈالنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اس لیے عمل کا تصور ہمارے یقین کی کمزوری کا رد و ناش کرتا ہے یہی سبب ہے کہ تنہا ایمان کو نہیں بلکہ بلکہ ہر جگہ ایمان اور عمل صالح دونوں کو ملا کر ہی نجات کا ذریعہ بنایا گیا ہے اس لیے جان لینا چاہیے کہ ایمان و عمل صالح ایسے لازم و ملزوم ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔

اعمال صالحہ کے ثمرات

جن مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ نے دنیاوی حکومت و سلطنت کا وعدہ فرمایا وہ بھی وہی جن میں ایمان کے ساتھ عمل صالح بھی ہو۔ (مخطہ ہوا)

وعد اللہ الذین امنوا عنکم وعلو الصلوات
یستغنی عنہم فی الدار فخر

ترجمہ یہ مضمین ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے دنیاوی حکومت و خلافت کا وعدہ فرمایا ہے۔

آخرت کی مغفرت اور بخشش کے لیے یہ بھی دعا وعدہ فرمایا۔

وعد اللہ الذین وعلو الصلوات وغفرلہ
واجرا عظیم

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے

بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا

اسلام کے اسی اصول مسئلہ سے یہ حقیقت عیاں ہو گئی کہ پھر دوسرے مذاہب میں افراط و تفریط مثالیان ہے مثلاً عیسائیوں میں پوپ پلا کہتے ہیں کہ صرف ایمان پر نجات کا مدار ہے۔

یہ دودھ حرم میں نیکو کاری سے نروان ملتا ہے بندہ موت میں گیاں دھیا لگا کر نجات کا ذریعہ بنایا گیا ہے مگر پھر اسے پہنچنے والا نہ اس کے لئے انسان کا جوتہ کا مدار ہے فقہ ایمان ہی نہیں بلکہ اس کے بعد وہاں عمل صالح قرار دیا ہے کیونکہ ہر قسم کی کامیابی کا مدار اس پر ہے کہ کوئی عریض نہ ہو کہ اس کے اصول کو تسلیم کرے یا نہ اس حال نہ کرے ترش قیاب کیجے ہو سکتا ہے پانی کے لفظ پر یقین طبیعت کی سیر الہ کے لیے ایمان اور اسلامی تعلیمات پر یقینہ کامل رکھا اور پھر ان کے مطابق عمل کرنا ہر کار کا مسلمان قوم تمام اقوام عالم پر جاری رہی

مسلمانوں کی پسندیدگی کا علاج غضن اقلیہ سنت پر منحصر ہے

اب مسلمان قوم کی پسندیدگی کا وجہ اس کے سوا اور کوئی نہیں ہے کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

تعلیمات کو فراموش کر چکے ہیں اچھے روزمرہ زندگی میں قرآن و حدیث کا حرف نہ جوئے کرنا چھوڑ دیا نتیجہ ہم یہ تو کہتے ہیں کہ

وہ روز بڑا خسار آگئے ہے بے دینی کا سیلاب بڑھتا جا رہا ہے عربی دے جیٹا کا انتہا ہو چکا ہے۔

بلاشبہ یہ تمام باتیں سچی ہیں گذرے ہوئے

وقت کے ساتھ موجود وقت کا موازنہ کر کے دیکھئے تو دینی اعتبار سے اخطا نمایاں ہے۔ مگر انیسویں

اس بات کا کہ ہم ایک دوسرے سے یہ باتیں اس لیے نہیں کرتے کہ ہمیں اس صورت پر کوئی تشویش ہے بلکہ یہ تذکرہ محض برائے تذکرہ ہو کر رہ گیا ہے اور

یہ بھی دہقوں مولانا محمد تقی عثمانی ایک نیشن سائبر چکا ہے کہ جب کوئی بات نیکے تو زمانہ اور زمانے کے

لوگوں پر دو چار فقرے چنے کر کے ان کی حالت پر محض زبانی اظہار افہوس کر دیا جائے لیکن یہ صورت

کیوں پیدا ہوئی؟ اس کا علاج کیا ہے؟ اسے بدلنے کے لیے ہم کیا کر سکتے ہیں؟ یہ سوالات ہم

میں سے اکثر لوگوں کی موضوع کے موضوع سے بیکر خارج ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ نہ ملنے

کے بارے اس قسم کی باتیں ہے پروانی سے کہہ کر نہ صرف خاموش ہو جاتے ہیں بلکہ خود بھی انہی لوگوں

کے پیچھے ہو جاتے ہیں جنہیں ہم مختلف صلاحاتیں بنا کر نازعہ ہونے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا ہم واقعی اس

صورت حال سے پریشان اور اس کا کوئی سدباب کرنا چاہتے ہیں؟ اگر کوئی تشویش نہیں تو پھر خواہ

مخواہ ایسی باتیں کہہ کر فضا کو کھل کر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

انگلش تشویش کافی نہیں بلکہ

ہر شخص کو اپنے مجاہد کے ضرورت ہے

اور اگر واقعہ ہمیں ان حالات پر تشویش ہے تو پھر کام انتہائی نہیں بلکہ ہمیں اپنا مجاہد کرنا

ہر کا ذاتی طور پر اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھنا ہر اور سر چنا ہوگا اور اپنے اپنے حلقہ ادارت

میں ان بلائیوں کا تعلق قیہ کرنا ہوگا جنہوں نے ہماری فضا کو کھل کر رکھا ہے اور جو ہماری بستی کا

موجب ہیں اس سلسلے میں ہر شخص کی ذمہ داری علمی و عیسویہ ہے اور اس حقیقت کو سرسوں پر اس نے اس طرح ارشاد فرمایا۔

تھک کر راع و کلکم مسئول عنہ من عیہ

ترجمہ یہ تم میں ہر ایک کا اختیار / نجان ہے اور ہر شخص سے اس کی ذمہ داریت / رعیت کے بارے

میں سوال ہوگا۔ اور کچھ بھی نہ ہو تو ہر انسان کو اپنے گھر والوں اپنے بیوی بچوں پر تو اختیار حاصل ہوتا

ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ قرآن کریم کے اس اشارہ پر عمل کرتے ہوئے اپنے بیوی اور بچوں کو

انگ سے بچائیں۔ فرمایا

یا ایہا الدین آمنوا اتقوا الفسک

واھیکم ناسا ط

ترجمہ یہ اے ایمان والوں اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ تجربہ یہی ہے

کہ حق بات اگر غلو میں دل سے کی جائے تو وہ ضرور رنگ لائے اس لیے ہمیں گھبرانہ نہیں چاہیے کہ

بے علموں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام جب دنیا میں تشریف لاتے تھے تو وہ

بالکل تنہا ہوتے تھے لیکن وہ توحید کے نور کو اس طرح پھیلانے کے لیے زمین و آسمان کو وحدانیت

کے نور سے تابناک بنا دیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بے دینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور

یہی انسان کی زندگی کا مقصد ہے یعنی دوسرے کی دنیا و دنیوی زبوں حالی پر درست رہنمائی

فرما کرنا اور درد دل کے جذبے سے سرشار رہنا

سے درجہ دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو درجہ عبادت کیلئے کچھ کم نہ تھے کہ وہاں

خط و کتابت

کرتے وقت

ضروری نمبر کا

حوالہ ضرور دیں

ورنہ ہرگز تعمیل نہ ہوگی۔

محمد سلیم زبیری

مرزا اسد اللہ خان غالب

سے انٹرویو

”صحیفہ“ کے غالب فہر کی ورق گردانی کے بعد دیوان غالب کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ میں نے رسی پورہ فوراً نکال دیا تو دوسری جانب سے آواز آئی۔ ”مرزا غالب بول رہا ہوں“۔ تعجب اور حیرانگی کے ساتھ پوچھا۔ ”تعجب ہے کہ آپ تند آباد سے فون کر رہے ہیں“۔ جواب آیا۔ ”اس میں تعجب کی کیا بات ہے۔ اگر ہم مردوں کے دوٹ جھٹکا کر جعلی انتخابات کا ڈھونگ بچایا جاسکتا ہے تو کیا ہم اتنے ہی بے بس ہیں کہ غلطی دیر کے لیے آپ سے رابطہ قائم نہ کر سکیں“۔ ”مزدور، مزدور۔ لیکن کیا آپ کو اطلاع پہنچی ہے کہ دھاندلی کے انتخابات کا شرکیا ہوا؟“

”شرکیا ہونا تھا۔ انتخابات کے نتائج سے پہلے ہی میں علم تھا کہ جس نے ہم مردوں کے دوٹ جھٹکے وہ سیاسی طور پر بھی مردہ ہو جائیگا“۔

”آپ کی باتیں بڑی دلچسپ ہیں۔ اجازت ہو تو چند سوالات پوچھوں۔“

”مزدور پوچھیں، آپ کو اجازت ہی اجازت ہے۔“

”آپ کی حوصلہ افزائی کا شکریہ، لیکن اتنی گندا شاہ ہے کہ آپ میرے سوالات کے جوابات بجائے نثر کے اپنے مخصوص شاعرانہ انداز میں دیں تو زیادہ لطف رہے گا۔“

انجیلے اور آپ کے ہمعصر دیکھنے والوں کو طفلِ مکتب نظر آتے۔ دنیا کی طرح غلہ آباد میں بھی آپ کی شاعری کے چرچے ہونگے اور آپ کی عاشقانہ شاعری پر فرشتے بھی جھومتے اور داد و تحسین کے ڈونگے برساتے ہوں گے؟

ج : پاتا ہوں داد اس سے کچھ اپنے کلام کی روح القدس اگرچہ، مسرا ہم زبان نہیں

س : وہاں تو آپ کو نہ گونے کی خواہش ہوگی نہ حسن و جمال کی تلاش، بڑے آرام سے کمی گوشت میں پڑے رہتے ہوں گے۔

ج : مانع و شہت نور دی کوئی نہیں ایک چکھنے، میرے پاؤں میں زنجیر نہیں

س : آپ کی شاعری کے بعض مقامات سوز و گداز میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ یہ درد و کرب اور رنج و الم کی زندگی آپ کی کب سے شروع ہوئی۔

ج : کب سے ہوں کیا بتاؤں جہاں حساب می شب بائے بحر کو بھی رکھوں گر حساب می

س : گستاخی معان، مرزا صاحب! عموماً تو بہت خوبصورت ہوگا، اتنا کہ آپ اپنے روایتی محبوب کو قبول کرتے ہوں گے۔

س : حضرت زندگی میں تو آپ کا یہ معمول تھا کہ،

س : اب تو آرام سے گزرتی ہے

عاقبت کی خبر خدا جانے

فرمائیے! عاقبت کا حال، اب غلہ آباد میں کیسی گزرتی ہے

ج : بے خیالِ حسن میں حُسنِ عمل کا سا خیال

غلہ کا اک درہے میسری گودے اندر کھلا

س : مرزا صاحب! اساتذہ سے سنتے آئے ہیں اور کتابوں میں پڑھتے رہتے ہیں کہ آپ کی عشقیدہ شاعری نے بہت سے عاشقوں کو پیغامِ عشق دینا سکھا دیا۔ براہِ کرم آپ ہی اس عقیدہ کو حل کیجئے کہ آخر عشق ہے کیا؟

ج : عشق سے طبیعت نے زیست کا مسدا پایا

درد کی دوا پایا، درد بے دوا پایا

س : عشق کی تو آپ نے وضاحت کر دی، فرمائیے حُسن کسے کہتے ہیں؟

ج : سادگی و پرکاری، بے خودی و ہشیاری

حسن کو تنافل میں جرأت آزمایا

س : آپ کی زندگی میں تو چار و انگ عالم میں آپ کی شاعری کا چرچا تھا بڑے بڑے نامور شاعر آپ کے تلامذہ میں سے آسمانِ شاعری پر بصورت

ج : آپ نے سنا ہوگا کہ گورنر کے انتخابات کا جب اعلان ہوا تو خان عبدالغفور خان نے میلز پارٹی کے ساتھ جوڑ کر کے شریک بننے کے لیے کھانا قیوم صاحب کا پیلن پارٹی کے ساتھ اشتراک اخلاص کی بنیادوں پر تھا۔

ج : رشک کہتا ہے کہ اس کاغیر سے اخلاص دیکھ عقل کہتی ہے کہ وہ بے مہر کسی کا آشنا

س : انگریزوں کے دور اقتدار میں جن لوگوں کو سزا، نواب اور خان بہادر کے خطاب ملے اور اپنے آپ کو گورنر خود سمجھتے تھے یا معافی مانگ کر کاروائی اتا دی سے بھڑک جاتے تھے یعنی وہ لوگ جو گورنر کے زور پر رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی،

آج کل وہی لوگ خان عبدالغفور خان، پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود امدان کے رفقاء پر غصہ اور ملک دشمنی کے الزامات لگاتے ہیں، حالانکہ یہ لوگ آزادی کی جنگ لڑنے میں پیش پیش تھے۔ آپ کی باجی خان عبدالولی خان، مفتی صاحب اور ان کے رفقاء کے بارے میں کیا رائے ہے۔

ج : بہت دنوں میں تغافل نے تیرے پیدا کی وہ اک نگہ، کہ بظاہر لگا سے کم ہے

س : آج کل مسٹر مینٹ نواب محمد احمد خان کے مقدمہ قتل کے سلسلہ میں پابند سلاسل ہیں، نواب صاحب کے علاوہ بھی مولانا شمس الدین عبدالصمد خان ایچ آر، انصاف منبر، جاوید، مذہب خواجہ رفیق کے خون سے مسٹر مینٹ کے ہاتھ رنگے ہوئے ہیں۔ اگر آپ کی ملاقات مسٹر مینٹ سے ہو جائے تو آپ اسے کیا کہیں گے؟

ج : رحم کر ظالم! کہ کیا بود چہ رنج کشتہ ہے

منہن بیمار دف دود چہ رنج کشتہ ہے

س : مسٹر مینٹ کی گرفتاری کے بعد میلز پارٹی واضح طور پر دو حصوں میں تقسیم ہو چکی ہے ایک گروپ تحریک چلا کر انہیں رہا کرنا چاہتا ہے، دوسرا گروپ انہیں سزائے موت دینا چاہتا ہے۔

لیکن اب تک لاہور میں ہی گرفتاریاں سزائے موت کی جارہی ہیں اس گروپ کی قیادت بیگم مینٹ کی رہی ہے جبکہ دوسرا گروپ تحریک چلانے کے حق میں نہیں اور اس دوسرے گروپ کی قیادت میلز پارٹی کے نقس نامہ کوثر نیازی کر رہے ہیں۔ علی الاطلاق ہی اس غصہ آوارہ طیر کی کہ بیگم مینٹ جو آج کل میلز پارٹی کی قائم مقام چیئر مین ہیں، عنقریب کوثر نیازی، غلام مصطفیٰ جتوئی اور غلام مصطفیٰ کھر کے ہاتھ سے اخراج کا اعلان کرنے والی ہیں۔ آپ کے خیال میں اس وقت کوثر نیازی اور ان کے ہم نوا بیگم مینٹ کے بارے میں کیا کہتے ہوں گے۔

ج : ہر ایک بات پر کہتے ہو تو ہم کہتے ہیں کیا ہے

میں بتاؤ یہ اتنا نہ گفت گو کیا ہے!

س : ایک آخری سوال تحریک چلانے کی طاقت کے باوجود کوثر نیازی یہ کہتے ہیں کہ میلز پارٹی تحریک چلانے کی صلاحیت کتنی ہے اور کارکن اپنے قائد کے لیے خون بہانے کے لیے ہر طرح تیار ہیں۔ آپ کا اس بارے میں کیا رائے ہے۔

ج : رگوں میں دھن پھرنے ہم نہیں قائل : جب انکھری سے دھنکا تو پھر کیا ہے

ج : حسن میں جوڑ سے بڑھ کر نہیں سونے کے کبھی ان کا شبہ و انداز و ادا اور سچی

س : مرزا صاحب سنے ہیں کہ آپ کی زندگی نے کشی اور شاعری کے امتزاج سے مرتب تھی، اس میں حقیقت کہاں تک ہے۔

ج : ترقی کو پیتے تھے لیکن سمجھتے تھے کہ ماں رنگ لادے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

س : بے آدی معاف، آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ بے تماشا شراب پیتے تھے اور آپ کو خلد آباد میں یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ مسٹر مینٹ جو کل تک تحت شہابی پر شکن تھے اور آج کل میں غبن، حیات، قتل، لوٹ مار، اور اپنی دیگر بد اعمالیوں کی وجہ سے تختہ دار تک پہنچنے والے ہیں، وہ بھی شراب کے بڑے رسیا تھے اور برسر عام اطراف کرتے تھے کہ میتا ہوں مگر کم میتا ہوں اس بنا پر ان کی بیگم بھی شراب پینے پر پابندی لگانے کو ناپسند کرتی ہیں۔ یادہ نواب سے اس قدر محبت اور دلچسپی کی آخر وجہ کیلے۔

ج : مے سے غرض نفع طے، کس گروسیا کو

اک گونڈ بے خودی مجھے دن رات چاہیے

س : اسے حضرت لامکان، آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ مسٹر مینٹ کو سیر وسیاحت اور شکار کا بڑا شوق ہے جیسا کہ آپ سیر و تفریح کے بڑے شوقین تھے اگر مینٹ مارشل لا حکام کو آپ کے پاس بھیج دیں تو کیا آپ کی اور مسٹر مینٹ کی صحرا نوردی کا شوق شرمندہ تعمیر ہو جائے گا!

ج : کیوں نہ فردوس کو دوزخ میں ملا لیں یا رب

بیر کے واسطے تھوڑی سی فقار اور سچی

س : حضور والا، پاکستان لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر معرضہ وجود میں آیا تھا، لیکن آج لا الہ الا اللہ کے منکر، ملحد، کیونسٹ اور بھڑکے غنڈے اور بد معاش میلز پارٹی کے کیمپ میں اکٹھے ہو چکے ہیں، یہ لوگ ہمیشہ ملک کی بقا اور استحکام پاکستان کا نعرہ لگاتے ہیں، کیا ان کے نعرے صداقت پر مبنی ہیں۔

ج : گرچہ میں دیوانہ پر کیوں دوست کا کھاؤں فریب

آئین میں رشتہ پنہاں ہاتھ میں خنجر کھلا

س : بانی پاکستان کی وفات کے بعد ان کی جیب کے کھوٹے سکون خان عبدالغفور خان اور یوسف خٹک کی قماش کے لوگوں نے جس طرح دونوں با مقول سے ملک کو لوٹایا بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، اس کے باوجود یہ لوگ مسٹر جناحؒ کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں، کیا اب بھی ان کی وفاداری شک و شبہ سے بالا تر ہے۔

ج : ہم کو ان سے وفا کی ہے امید

جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

از عنایت اللہ خان

ہیروشیما کے بعد نیوٹرون بم

دو دفعہ علاقوں تک انفولن اور دیگر جانداروں پر پڑتے رہیں گے اور لوگ نسل و نسل ان امراض سے مرتے رہیں گے۔ اس طرح امریکہ نے کر دوکر میزائل تیار کر کے ایک بلو عالم خطے کو دعوت دی ہے۔ ان نئے اور وسیع طور سے تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کی تیاری کے خلاف پوری دنیا بھول امریکہ میں امن و دوستی حلقے احتجاج کر رہے ہیں انہی نئے ہتھیاروں کی تیاری کا سب سے بڑا سیاسی نقصان یہ ہے کہ ان کی وجہ سے سو جنگ میں کیا وہ دنیائے کی تحریک کو نقصان پہنچے گا اور اسلحہ کو دوڑا ایک بار پھر جڑ جڑ سے جو بیٹا گن او عالم کے حلقے پہلے سے ہوا چاہتے ہیں۔ یعنی غیر جانبدار اور سائنسی انڈازوں کے مطابق اب دنیا میں ایچی اسلحہ اور دوسرا میزائلوں اور آبدوزوں وغیرہ کی مجموعی طاقت غیرتی کی قوت اس قدر زیادہ ہے کہ ان سے کرہ ارض کی تمام آبادی ہر قسم کا زندگی اور تہذیب و تمدن کو ۲۲ بار تباہ اور نابود کیا جاسکتا ہے دیہہ واضح رہے کہ دنیا کو صرف ایک ہی بار تباہ کیا جاسکتا ہے، ایک اور انداز سے یہ صواب ہے لیکن نفسی غیر حقیقت سامنے آتا ہے کہ اس وقت دنیا میں ہلکے ہتھیاروں کے اس قدر ذخیرے ہیں کہ ان میں سے اگر صرف جوہری اسلحہ کی طاقت غیرتی تقسیم کی جائے تو اس میں سے دنیا کے ہر انسان کے جسم میں پندرہ ٹن ٹی انیلڈی قوت کا دھماکا غیر مادی ہوئے گا۔

ان تمام اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ ان ناپنی اور زمین کی تباہی سے کہیں زیادہ طاقت کا پھیلنا چاہیے لیکن اس جنوبی دوش کا سلسلہ بدتر بدتر ہے یہ سبب ہے کہ تخفیف اسلحہ اور خاص طور سے جوہری اسلحہ کی دوش اور تجارت کا خاتمہ بنی نوع انسان کا اس وقت کا سب سے اہم فور کا اور سنگین مسئلہ ہے۔ آج کل صورت حال یہ ہے کہ صرف چند بڑی طاقتوں کی

ہاں ان کے چھت شہر ناگاساکی کے شہریوں نے ہر سال کی طرح اب سے تیس سال قبل ایٹمی بمبار کا سوگ منایا اور ایک میدان میں خاموش کھڑے ہو کر ان کو دیکھنا نہیں۔ ہر دیشیا اور ناگاساکی کے شہری ہر سال ہنگامت کے ان ایام میں ان مظلوم انفلن اور اس ہولناک ایٹمی حملہ کی یاد دلاتے ہیں جب پلہرمینہ دونوں شہر اپنا پورا آبادی اور زندگی کے ہر آثار سے محروم کر دئے گئے اور ایٹمی شعلے وکون انفولن اور غیرتی تمام حدوں کو مجسم کر دیا تھا۔ اس کے بعد سے اب تک وہاں ایٹمی حملے کے اثرات میں تباہی سے ہلاک ہونے والوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جو لوگ زندہ بچے ہیں وہ مرد و رے بدتر ہیں۔ یہ تو سچی بات ہے تیس سال پہلے کے دو ایٹمی بموں کی طاقت غیرتی اب اس عرصہ میں نہ صرف ایٹمی ہتھیار رکھنے والے ملکوں کی تعداد بڑھ کر ایک سے تو تین یا آٹھ یا نو ہو گئی ہے اور ہمت سے دوسرے ملک بھی اب ہائل ایٹمی اسلحہ تیار کر سکتے ہیں جو اب اس دور کے ایٹمی ہتھیاروں میں سب سے زیادہ طاقت والا ہے۔ ان جدید ایٹمی ہتھیاروں اور جوہری دور ہیز ایٹمیوں کے مقابلے میں ہیروشیما اور ناگاساکی پر پڑنے والے ایٹمی بموں کا مقصد نہیں تھا۔

یہ نہیں بلکہ اب امریکہ نے جو غور و کائناتی حقوق کا عالمی علم بردار کہلاتا ہے سال ہی میں ایک نئے اور امتیازی تباہ کنی جوہری ہتھیار یعنی نیوٹرون بم کا تجربہ کیا ہے اور امریکی حکومت نے اس کی تیاری کی منظوری دے دی ہے۔ اس بم کی طاقت غیرتی اور تباہی کا مظاہرہ اس طرح کیا جاسکتا ہے کہ یہیں جگہ جگہ جگہ سے گاڑاں اور اطراف میں دوڑتے ہوئے ٹرک نہ صرف تمام انسانی زندگی بلکہ ہر قسم کی حیاتیات ہلاک ہو جائیں گی۔ امریکہ کے اسلحہ ساز سیاسی حلقوں نے اس بم کے تجویز اور تیار ہونے کا ہوا ان اسلحہ کی طریقہ سے کیا ہے کہ اسے خدشہ نہ ہو کہ وہ ناگاساکی جاسکتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس نئے بم ہر بم سے صرف انسان ہلاک ہونے اور کسی حالت یا تمیزات کو نقصان نہیں ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ حاکمین کا کیا فائدہ جب انسان ہی باقی نہیں رہے گا اس بم سے جو جوہری تباہی پھیلے گی اس سے فائدہ کیا ہوگا کہ جوہریت نہ ہو جوہری تباہی کے ہلکے اثرات

اسلحہ سازی اور فوجی اخراجات پر ہر سال تین کھرب ڈالر کی شرح سے رقم صرف ہوتی ہیں۔ اب یہ اندیشہ بھی عام ہے کہ جوہری اسلحہ سے بھی زیادہ ہلکے اور تباہ کن اسلحہ ایجاد کی جائے والا ہے۔ موجودہ سطح پر بھی اسلحہ سازی، اس پر آنے والے زبردست اخراجات اصدت سے ہتھیاروں کی دوش کا مسئلہ خاص طور سے غریب پسند اور ترقی پذیر اقوام کے لیے بہت اہم ہے۔ یہ بڑا المیہ اور ستم ظریفی ہے کہ ایک طرف زمین پر کر دوشوں افراد انج کی کمی، فضا کی قلت قحط سالی، امراض، ہولناک سماجی پسندیدہ اور ناخواندگی وغیرہ میں گھرے ہوئے ہیں اور دوسری طرف اعلیٰ درجے کی سائنسی صلاحیتیں اور ہنرمندی، قیمتی وسائل، دولت اور افراد کا قوت ان فی کھم کے سامان تیار کرنے اور اسے ہلکے تر بنانے پر صرف کیا جا رہا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ عالم انسانیت کو درپیش اس اتہا سنگین صورت حال میں ضروری امر یہ ہے کہ اقوام عالم کے درمیان سماجی نظاموں کے اختلافات اور فرق کے باوجود سیاسی اور فوجی دیتانیت پر عمل کیا جائے۔ اب لینن کا یہ پیشین گوئی درست ہو چکی ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جب جگہ اس قدر تباہ ہو جائے گی کہ اسے چھوڑنا تقریباً نا ممکن ہوگا۔ اس سلسلے میں تخفیف اسلحہ پر امن بقائے باہمی اور خاص طور سے جوہری اسلحہ کے عدم پھیلاؤ کے حق میں ہر طرح سے جوہری ہتھیار کے تجارت پر پابندی کی تحریک کو تیز کرنا بہت ضروری ہے۔ نچا اسٹاک ہوم امن اپیل بھی اس تحریک کی ایک کڑی ہے جس پر ان دنوں ساری دنیا میں دستخط ہو رہے ہیں۔ پھر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا تیسواں اجلاس اس سلسلے میں ایک سنگ میل تھا جس میں روس اور دوسرے سوئٹس ملکوں نے جوہری اسلحہ پر پابندی اور عام تخفیف

دنیا میں نیک پسندوں دھماکہ خیز ہتھیار ہیں !!

اسلحہ پر زور دیا تھا۔ روس ۱۹۳۰ء سے ہی عالمی تحفیف اسلحہ پر زور دے رہا ہے اور اس نے حالیہ برسوں میں ایک عالمی تحفیف اسلحہ کانفرنس بلانے پر بہت زور دیا ہے۔ اس نے خود بھی اپنے طور سے اپنے فوجی اخراجات میں دس فیصد کاٹ کر تحفیف اسلحہ اور دیتانت کے سلسلے میں حال ہی میں منعقدہ درجہ ذیل معاہدہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

- ۱۔ روس اور امریکہ کے درمیان ہتھیاروں میں تحدید (SALT) کا معاہدہ
- ۲۔ ایٹمی اسلحہ کی عدم پھیلاؤ کا معاہدہ
- ۳۔ روس اور امریکہ کے درمیان حالیہ معاہدہ جس کے تحت دونوں ملک صرف زیر زمین جوہری دھماکے کریں گے اور وہ بھی صرف پُر امن مقامات کے لیے۔

پر بھی پابند ہے۔ اور اس پر امریکہ روس پر فائید اور فرانس مل کرتے ہیں۔ اب کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ایک ایسا کنونشن اقوام متحدہ کے تحت بلایا جائے جس میں حوالہ دی ہتھیاروں کی تیاری اور تجارت کو مکمل طور سے ممنوع قرار دیا جائے۔ فضا اور بیرونی فضا کے غیر فوجی استعمال پر پابندی کا معاہدہ بھی ہو چکا ہے۔ یہ دو اہم معاہدے ساٹھ پانچ سال قبل ہوئے تھے اور ان پر عمل کی جا رہا ہے۔

تحفیف اسلحہ کا مسئلہ بہت مشکل اور پیچیدہ مسئلہ ہے اس لیے اس پر عمل کی رفتار بہت سست ہے۔ اس کے لیے باہمی اور کئی ذہنی مذاکرات اور رابطہ کا ضرورت ہے چنانچہ اس کی لازمی شرط دیتانت اور عام تعلقات کی بنا ہے۔ اس سلسلے میں ضرورت کی پہلی کانفرنس کے پورے گرام پر بھی عملدرآمد کیا جائے گا۔ دیتانت اور اسلحہ کا دورہ ساتھ ساتھ نہیں چل سکتا چنانچہ سیاسی دیتانت کے ساتھ ساتھ فوجی دیتانت بہت ضروری اور ناگزیر ہے۔

۱۹۶۹ء میں روس نے تحفیف اسلحہ کی پیشکش کی تھی۔ ایک ہفتہ پہلے میں سمندر وں کی تہہ میں فوجی سرگرمیوں کو ممنوع قرار دینے پر زور دیا گیا۔ اس طرح ساحلی علاقوں کے قریب فوجی قوتیں بند کرنے پر زور دیا گیا تاکہ سمندر آؤدگا سے بچے رہیں اقوام متحدہ کے تحت فروری ۱۹۷۱ء میں امریکہ روس اور برطانیہ کو مشترکہ طور سے اس کاٹھن قرار مقرر کیا گیا اور ۱۹۷۲ء میں اس پر عمل شروع ہوا کہ سمندر وں کی تہہ اور زمین کی تہہ میں جوہری بموں کا ذخیرہ نہ کیا جائے۔ اس طرح زمین کے سطح پر یعنی سمندر وں میں جوہر کا اسلحہ بننے کرنے پر پابندی لگادی گئی۔ اب تک اس معاہدہ پر ۹ ملک دستخط کرچکے ہیں اس طرح ایٹمی دھماکے علاوہ آب اور زمین کی سطح کے اوپر کرنے

ملک سے جھوٹ، فریب اور مکارانہ سیاست کو ہمیشہ کے لیے جڑ سے اکھاڑ پھینکنے

اسلامی نظام

کے عملی نفاذ کے لیے اپنی صفوں میں مکمل اتحاد رکھیں

اپنے عیارانہ پروپگنڈہ سے اتحاد میں رخنہ اندازی کی کوشش نہ کریں
آپ ہر قسم کے علاقائی تعصب فرقہ وارانہ نعرہ بازی سے ہوشیار رہیں
نظام مصطفیٰ کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔

منجانب سید غلام نبی شاہ امین صوبائی حلقہ جنوبی ٹل اگور، دیگر اکیلی جمیعت اسلام جمہوری منسلح مانسہرہ

جزئی مرجعیت، جسے متفقین عظیم صاحب عبدالحیہ صاحب
رشتہ دھرم صاحب، محمد ظفر صاحب، ظفر آٹو،
میاں محمد اسلم صاحب، حیدر صاحب اور بہت سے
دیگر افراد نے جمعیت علماء اسلام میں شرکت کرتے ہوئے
اکابرین جمعیت کی سرپرستی میں ملک میں نظام مسطرت کے خلاف
کے لیے پھر پورے جدوجہد کرنے کے عزم کا اظہار کیا
ضلعی امیر سید ظہیر احمد شاہ صاحب، ناظم عمومی تارقی صاحب
صاحب، نائب ناظم حافظ بشیر احمد اور امیر جمعیت علماء
اسلام شہر واپڑی حضرت مولانا عبد الستار صاحب
نے نئے شامل ہونے والوں کا خیر مقدم کیا اور انہیں
مبارک باد دی۔

گزشتہ فیروز ضلع جیکب آباد

جمعیت علماء اسلام گزشتہ فیروز کا اجلاس بروز
بعد مدرسہ باب الہدٰی گزشتہ فیروز میں منعقد ہوا
کی صدارت جناب حاجی سید احمد صاحب نے کی اجلاس
جناب مولوی غلام رسول صاحب بروہانے خطاب کیا
شموعیت

اجلاس بستی اتاولی جنگ

گزشتہ دو دنوں ضلع بستی اتاولی جمعیت علماء اسلام
کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا تارقی صاحب افضل
منعقد ہوا۔
تلاوت قرآن پاک کے بعد جمعیت علماء اسلام
کے ناظم عمومی حافظ سید احمد رشتہ جماعتی کارکنوں پر
زور دیا کہ جماعتی پروگرام کو زیادہ سے زیادہ آگے
بڑھایا جائے تمام جماعتی احباب نے حافظ صاحب کے
خیالات کو بے حد سراہا نیز اس کے ساتھ پورے
تلاوت کا یقین دلاتے ہوئے پروگرام آگے بڑھانے
کا پھر پورے عزم کیا۔
بعد ازاں ناظم عمومی نے چند قراردادیں پیش کیں

جو کہ متفقہ طور پر منظور کی گئیں جمعیت علماء اسلام ضلع
بستی اتاولی کا یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ
انتخابات کی تاریخ کا جلد از جلد تعین کیا جائے۔ سیاسی
سرگرمیوں کی اجازت دی جائے حیدر آباد ٹریڈ یونین
توڑ کر خان و خانہ پر کھلا عدالت میں مقدمہ چلایا جائے
نیز یہ اجلاس جمعیت علماء اسلام جنگ کے
نائب ناظم مولانا رشید احمد مدلل کے والد مقرر جمعیت
علماء اسلام ضلع ملتان کے عظیم رہنما حضرت ناظم دین
حضرت مولانا صاحب مصلی صاحب مامل دیوبند اور
جناب بلال دیمبرا روزنامہ مغرب کے صحافی کے قتل
وفات حضرت آیات مدبر گزشتہ رنج و غم کا اظہار کرنا
بہت نیر اللہ رب العزت کا بارگاہ میں دعا گو ہے اللہ تعالیٰ
مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عقیب فرمائے اور
پسندگان کو صبر جمیل بخشے آمین تمہ آمین

شہباز خان اور مسعود نیازی

کو صدمہ

میاں والا بہ جمعیت علماء اسلام ضلع میانوالی کے
سالار خان شہباز خان کا والد صاحب اور جمعیت کے
رہنما جناب مسعود نیازی کا دادی صاحبنا، اللہ سے
فرت ہو گئی ہیں ان کی نماز جنازہ قائد ملی روشن دلی
میں جمعیت علماء اسلام کے ضلع امیر حضرت مولانا محمد رفیع
صاحب نے پڑھا نماز جنازہ میں جمعیت کے کارکنوں
اور عزیزین شہر نے شرکت کی۔

اظہار تعزیت

میاں والا بہ جمعیت علماء اسلام کے صلی امیر
مولانا محمد رمضان صاحب سیکرٹری اطلاعات حاجی
عطاء محمد عرفان نویسی جمعیت شہر کے سیکرٹری جنرل مولانا
سید صاحب اور سیکرٹری اطلاعات ملک فیروز سہت
اور جمعیت کے مخلص کارکن جناب سید عبداللہ صاحب
مالک احمد ہڈل نے ایک مشترکہ بیان میں ضلع سالار
خان شہباز خان کا والد صاحب کا وفاتی حشر آیات
پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور دعا کی کہ خداوند
تبارک و تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا کریں اور لواحقین
کو صبر جمیل
عطا فرمادیں

محکم تعلیم پنجاب سے

میاں والا بہ جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری
اطلاعات ملک محمد یونس اور حاجی عطاء محمد عرفان نویسی
نے محکم تعلیم پنجاب سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ ہائی سکول
کے پڑھنے والے طلبہ نظام صاحب کو تبدیل کیا جائے
کیونکہ ان کی سرپرستی میں قوم کے بچے صحیح تعلیم و تربیت
حاصل کر رہے ہیں نیز انہوں نے سکول کے لیے فیکہ
طور پر ناموں ایک نمونہ دیل چار دیواری کا اندر لکھی
نام اور فز فز فرام کہنے کا بھی مطالبہ کیا۔

حیدر آباد

ضلع دار ترقی کی اہم جمعیت علماء اسلام کی مجلس
شرعیہ کا ایک اجلاس ناظم بركات اللہ کے مکان پر
زیر صدارت حضرت مولانا عبدالستار صاحب مہاجری
میں شام کے لیے دفتر کے مسد پر غور و فکر ہوا حاجی
محمد سید صاحب نے پیش کش کی کہ میرے مکان کے
پچھلے حصے کو بظہر دفتر کے استعمال کیا جائے حاجی صاحب
کا اس پیش کش کو قبول کر دیا گیا اور حاجی محمد اسلام
صاحب و دیگر اراکین نے حاجی صاحب کو اسی تعلیم
اور مثالی قربانی دینے پر مبارک باد و دعا نیزہ فیض
ہوا کہ حضرت دارالاجلہ اور مدرسہ قرآن پاک کا افتتاح
کی جائے جس میں ذمہ دار مولانا کرام کو دعوت دیا
جائے آخر میں ایک قرارداد میں مولانا شمس الدین
سہید کے تادم کا سراغ لگائے اور انہیں کیفر
کردار تک پہنچانے کا پھر زور مطالبہ کیا گیا

جانشین سید اللہ رگی وفات

یہ ضلع دار و ضلع دار خیرے علم اسلام
تہجیبی ہو گیا کہ شیخ الاسلام واجب الاحترام حضرت
نوری رحمانہ عالمی اہل کو لبیک کہہ کر ہم سے ہمیشہ
کے لیے جدا ہو گئے
اناللہ وانا الیہ راجعون
مرگ ان کا اور وقیم نہیں ہوئی بلکہ علماء و طلبہ
اند علم تعلیم ہو گیا مرحوم عرب و علم کے مقبول و محبوب
غیر را حق تعالیٰ تقویٰ طہارت علم دلی شرافت و سخاوت
کے حامل تھے کہ بعد سنت کے عالمی ملا کے استاد
دین کے خادم رسول اللہ کے عاشق صادق تھے یہ خلا

پر نہیں ہو سکتا اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو صبر حضرت کو جوار رحمت میں جگہ دے لے آمین

انظہار تعزیت

جنگ جیتے علماء اسلام جنگ کے صدر جنرل سیکرٹری پاکستان قومی اتحاد کے نائب صدر اتحاد علماء کو نسل جنگ کے جنرل سیکرٹری قومی اتحاد جنگ کے نامزد صدر نا امید دار علی الترتیب سابق ملک علی محمد صاحب مولانا عبدالسید یاسین۔ چوہدری محمد عقیل تار علی غلام محمد مولانا محمد فاروق، مفتی عظیم مولانا منظور احمد چنیوٹی، میاں مہدی حیات چیلہ، مولانا بشیر احمد نے حضرت مولانا محمد یوسف کو دعائے وفات حضرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے آپ پاکستان اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل کو دھڑکنے لگے تھے آپ علماء حق کے قاتل کے سارے اعمال تھے ختم نبوت کی تحریک کی عظیم قیادت اور اس کے عمل کا سربراہ بھی آپ کے سر ہے آپ ملک میں اسلام کا نفاذ چاہتے تھے اسکا بابر اسلامی مشاغل کو نسل کے کفن بننے والے پاکستان سے دعا کی ہے کہ جیسی آج ہمارے علماء فرمائے مرحوم کو جنت الفردوس میں بند و جا علماء فرمائے پسند گان کو صبر جمیل علماء کرے آمین

خدا رحمت کن دے عاشقان پاک طینت در

پیپلز پارٹی کے دور میں دی

گئی ہر قسم کی سیاسی رشوت

والپس لی جائے

خانہد السہما راکتہ برہمہ و مولانا محمد رمضان امیر جمعیت علماء اسلام چوہدری محمد اصغر کوٹہ اپنے مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالب کیا ہے کہ مقتدران میں ضلع سرگودھا کی طرح گھوڑی پال سلیم کے قوت دی گئی اراکین ہی کاشت کاروں کو مالکانہ حقوق کی بنیاد پر دے دی جائے نیز اجملہ نے فرمایا کہ پیپلز پارٹی کے دور اقتدار میں الٹا کٹے گئے ڈیڑھ ریلوے کے خبر سب سٹیشن اور تقاطع کے قرضہ جو کہ صرف اور صرف غبن کی نیت سے حاصل کئے ہیں فوراً واپس

لیے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ کٹاؤ ٹریڈنگ کا رپورٹیشن کے ختم ہونے کی وجہ سے ملازمین کا روزگار متاثر ہوا ہے۔ یا ان کو ملازمت سے علیحدہ کرنا ضروری ہو کر پڑے ان کے متبادل روزگار کا بندوبست کیا جاوے نیز انہوں نے کہا کہ محمد رفیق گولیا مجریم تھا بڑا اور ایس۔ ایچ۔ او کا رویہ عوام کے ساتھ درست نہیں ہے لہذا انہیں فوراً تبدیل کیا جائے اور خانیوالہ کے ریڈیو سٹیشن پر میل گاڑی میں کم از کم دس نشتر کا کوثر مقرر کیا جائے۔ اور انکو سرکاری دفتر یا ہرنگ آفس کے پاس مقرر کیا جائے۔

مولانا زبیر الدین سندھ و بلوچستان

کا تنظیمی دورہ کریں گے

ساتھ میں سے ملاقات کے علاوہ تنظیمی

و دفتر امور کا جائزہ لیں گے

جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زبیر الدین صوبہ سندھ اور بلوچستان کے مختلف علاقوں کا سفر ذیل پروگرام کے مطابق دورہ کریں گے اور اس دوران جماعتی عہدہ داروں اور کارکنوں سے تبادلہ خیالات کے علاوہ تنظیمی و دفتری امور کا جائزہ بھی لیں گے۔

یکم سے ۴ نومبر تک

کراچی

جید آباد

سکر

کوٹہ

خانپور

مولانا زبیر الدین نے بتایا ہے کہ وہ جمعیت علماء اسلام کو زیادہ سے زیادہ منظم و مستحکم کرنے اور فقرا نظام کو مربوط بنانے کے سلسلہ میں جماعتی راہنماؤں کو کارکنوں سے بات چیت کریں گے۔

تعزیت اجلاس

ریڈیو پاکستان نے قذافی اسلام حضرت مولانا

محمد یوسف صاحب بنوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کا وفات حضرت آیات کا خبر دی جو انٹاننا جنگل کی آگ کا طرح پھیل گئی لوگ ایک دوسرے سے معلوم کرنے کے لیے بڑھ اوردور در سے جتنے خبر کی تصدیق ہونے پر لوگوں میں رنج و غم یوں دیکھا گیا جیسے حقیقی باپ کا وفات ہوئی ہو سنا زہر کے بعد در رسہ اسلامیہ عقاید عباسیہ منہج آباد کے اساتذہ اور طلباء دارالطریقت میں جمع ہو کر متعدد قرآن کریم غم کے کے الیاء ثواب کیا اور سوانہ موصوف کا وفات کو ایک عظیم مصیبت قرار دیا بعد میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسند گان کو صبر جمیل علماء فرمائے آمین۔

انتخاب

جمعیت علماء اسلام شہر یارٹی کا ایک خصوصی اجلاس زیر اہتمام امیر ضلع سید مظہر احمد شاہ صاحب منعقد ہوا جس میں چند جزیلی عہدیداران کا چناؤ عمل میں لایا گیا

امیر... حضرت مولانا عبدالستار صاحب

نائب امیر اول... حاجی عالم دین صاحب

نائب امیر دوم... ڈاکٹر محمد الازہر جاوید

ناظم عمومی... تار علی عظیم احمد

نائب ناظم اول... راؤ محمد سید یاسین صاحب

نائب ناظم دوم... خالد مسعود صاحب

خازن... محمد امین صاحب

سالار... صوفی محمد یونس تبسم صاحب

آفس سیکرٹری... رشید احمد صاحب

سرپرست... تاج دین صاحب

مجلس شوریٰ

- ۱۔ مولانا حبیب اللہ ۳۔ تار علی محمد اشرف
- ۲۔ تار علی منظور الحق ۴۔ تار علی محمد صاوق ظفر
- ۵۔ میاں محمد اسلم صاحب ۶۔ خالد صدیق صاحب
- ۷۔ صوفی محمد اسحاق صاحب ۸۔ محمد رفیع صاحب
- ۹۔ محمد افضل خان صاحب ۱۰۔ عبدالحمید صاحب
- ۱۱۔ عبدالحق صاحب ۱۲۔ رانا حاجی محمد شریف صاحب
- ۱۳۔ تار علی عبدالرحمن صاحب ۱۴۔ مولانا منظور احمد صاحب
- ۱۵۔ حاجی بشیر احمد تعلیق صاحب ۱۶۔ صغیر احمد صاحب
- ۱۷۔ آفریقہ لفظی امیر لٹا پنے خطا پ کیا کہ قومی

اتحاد کا مقصد ملک میں اسلام کی سرپرستی کا قانونی عملہ کا
ادب شرافت کا عملہ ہے۔

جھنگ

امیر جمعیت العلماء اسلام جھنگ شہر حضرت
مولانا عبدالملک صاحب جنرل سیکرٹری حافظ بشیر احمد
نیچے شرافت علی نے ایک مشتکہ بیان میں برصغیر کے
ممتاز عالم دین مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے
سربراہ تحریک ختم نبوت کے صدر اسلام علی نقوی
کوئٹہ کے رکن حضرت مولانا سید محمد یوسف بخاری
کی وفات حضرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار
کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کے لیے علم و دانش
کا ایک درخشندہ ستارہ ڈوب گیا نور کا ایک چراغ
بہر گیا جس کی کلمت اسلامیہ مدتوں محسوس کرتا رہے
گی۔

انہوں نے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت النور
میں جگہ عنایت فرمائے پس اندگان کو صبر جمیل عطا
فرمائے اور پاکستان کے عوام کو ان کے نقشبند
پر چلنے کی توفیق دے۔

اظہار تعزیت

جمعیت علماء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے
امیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صدر اور جمعیت
علماء اسلام تحصیل فیروز آباد کے سیکرٹری اطلاعات
حافظ بشیر احمد جمعیت نے ایک مشترکہ بیان میں مجلس
عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ اور اسلامی شہر
کوئٹہ کے رکن حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب
بخاری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور
مرحوم کے فرزند مولانا محمد بخاری اور دیگر اہل خانہ
سے اظہار تہنیت کرتے ہوئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ مرحوم
کو جنت النور میں جگہ عطا فرمائے اور پس اندگان
کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز آج جمعیت علماء اسلام
گوجرانوالہ کے دفتر میں مقامی جمعیت کا ایک تعزیتی اجلاس
منتقدہ سواج میں جمعیت علماء اسلام تحصیل فیروز آباد
کے راہنما حافظ بشیر احمد جمہ اور جمعیت علماء اسلام
گوجرانوالہ کے راہنما غلام علی نے خطاب کیا اور
مرحوم کی دینی خدمات کو سراہا اور ان کی وفات

پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا جمعیت کے
دفتر میں قرآن خوانی کے مرحوم کی روح کو ایصال
ثواب کی کیا مرحوم کا مغفرت کے لیے دعا کی گئی

انتخاب راجن پور

گذشتہ روز اہل آباد کالون جامع مسجد راجن پور
شہر میں جمعیت علماء اسلام راجن پور شہر کا انتخاب
عمل میں لایا گیا اجلاس کی صدارت مولانا محمد شفیع صاحب
بخاری نے کی تلاوت قرآن حافظہ نارتھ احمد تری
نے کی

امیر..... مولانا محمد شفیع صاحب بخاری
نائب امیر..... مولانا حافظہ علی محمد صاحب صدیقی
ناظم اعلیٰ..... محمد اکل حقانی
ناظم..... مولانا محمد رفیق صاحب
ناظم شریعت..... حافظہ نارتھ احمد تری
سالار..... دوست محمد بخاری

خزانچی..... حاجی رسول بخش صاحب کھٹرا
اجلاس میں حضرت مولانا درخواستی صاحب
مظاہر حضرت مولانا تاج محمدی محمود صاحب مغفرت
مولانا عبداللہ انور صاحب کی قیادت پر بھرپور
اعتماد کا اظہار کیا گیا

اظہار تعزیت (سیالکوٹ)

جمعیت علماء اسلام شہر سیالکوٹ کے
صدر سید بشیر احمد علامہ منظور احمد، مولانا سلطان
محمد صاحب، محمد نذیر تاشمی اور عبدالروف نے
ایک مشترکہ بیان میں مولانا سید یوسف صاحب بخاری
کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ان کی وفات
سے بہت مبتلا غملا پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ جنت
الفرحان میں جگہ دے۔

مجلس احرار اسلام کے حافظہ محمد صادق مرزا
محمد بشیر سالار پکت جمہور پارٹی کے رہنما شیخ محمد
اسد اللہ باجوہ چوہدری تاج الدین این ڈی پی کے صدر
ہدایت عبدالمنان اور چوہدری جاوید گمن سے علیحدہ
علیحدہ بیانوں میں مولانا محمد یوسف بخاری کی وفات
پر گہرے غم کا اظہار کیا۔

اظہار تعزیت

چوہدری نصیر الدین حیدر امیدوار سواتی
اسمبلی سندری نے اپنے ایک تعزیتی بیان میں
حضرت یوسف بخاری کی ناگہانی موت پر آپ کے
پسندگان سے اظہار تعزیت کیا ہے۔ اور مولانا
کی دینی اور علمی خدمات پر بدست خراج تحسین
پیش کیا ہے!

جمعیت علماء اسلام ضلع وٹہ کی مجلس علم کا اجلاس

آج مؤرخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء جمعیت
علماء اسلام ضلع وٹہ کی سالانہ اجلاس ہوئی۔
جس میں حسب ذیل کاروائی ہوئی۔
مولانا سید محمد یوسف بخاری کی وفات
پر تعزیت کی گئی اور ان کے حق میں دعائے
ایصال ثواب مانگی گئی۔

آج کے اجلاس میں مام نہن تربیتی کنونشن
کا پروگرام مرتب ہوا جو کہ ضلع کی تینوں تحصیلوں
میلسی، بوسے والا اور وٹہ میں سہ ماہ
پابندی سے ہوا کرے گا تاکہ جماعتی کام ہوتا
رہے اور آمد کے لئے فعال درگزر پیدا کئے
جاسکیں اور سیاسی لائحہ پر بھی کام کیا جاسکے
تاکہ نظام مصطفیٰ کو ان کے لئے جاہر مہیا کئے
جاسکیں۔

اس اجلاس میں میلسی کے چوہدری انور
علی سید جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام میلسی
ڈاکٹر احمد بخش بھٹی ریہ سلطان پور، قسری
محمد طیب صاحب ضلعی جنرل سیکرٹری نظام
کردار ادا کیا۔

دمہ، کالی کھانسی، تخیر معده

خارش، ذیابیطس، اعصابی

کمزوری کا مکمل علاج کراہیں

لقمان الہند حکیم قاری

حافظ محمد طیب

۱۹ نکلس روڈ لاہور فون ۶۵۵۶۶

مولانا یوسف نسوی کی وفات ایک عظیم ملی سانحہ ہے

مستقل تعلیمی کمیشن میں دینی مدارس کے باہرین کو شامل کیا جائے (مرکزی مجلس شوریٰ کی قراردادیں)

تعلیمی دوروں کا پروگرام

۲۸۔ اکتوبر بروز جمعہ صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کا

اجلاس صوبائی دفتر میں منعقد ہوگا۔ اور ۱۶ نومبر سے صوبہ سرحد کی جیت کے صدر صاحبزادہ فضل الرحمن صاحب صوبہ سرحد کا دورہ کریں گے۔ اس کے علاوہ فضل الرحمن درج ذیل پروگرام کے مطابق صوبہ پنجاب کا دورہ کریں گے۔

۲۹ نومبر ہوا علیحدہ اور تھان کا دورہ پنجاب فضل الرحمن صاحب

۱۸ دسمبر صوبہ سرحد کی مجلس عاملہ کے علاوہ

۲۸۔ ۲۹۔ اکتوبر منسلکات ۵ جناب فقیر محمد صاحب

۳۰۔ غیرہ غازی خان

۳۱۔ اور نیم

۲۔ دسمبر

۳۔ ضلع ہوا علیحدہ

۴۔ ضلع ہوا علیحدہ

۳۔ ضلع حلیہ

۲۸۔ اکتوبر حفاظت آباد ضلع نورجہاڑ

۱۱۔ نومبر

۱۸۔

۱۹۔

۱۸۔

۱۸۔

۱۸۔

۱۸۔

۱۸۔

۱۸۔

۱۸۔

۴۔ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان میں اس کے سابق سپیکر حضرت مولانا سید شمس الدین اور سید منیر احمد شہید کے قتل کی تحقیقات از سر نو کر لی جائے اور جی جی کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۵۔ حامل پرور پولیس اور انتظامیہ کے ہائیڈروپک پر زور دیتا کہ جاتا ہے

صوبائی تربیتی اجتماعات

مرکز کا مجلس شوریٰ کے اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ اب آئندہ صوبہ پنجاب کی طرح ماہانہ سر دروزہ تربیتی اجتماعات دوسرے صوبوں میں بھی منعقد کیے جائیں۔ اس سلسلہ میں صوبہ سرحد کا پہلا تربیتی اجتماع ۲۰۔ ۲۱ دسمبر کو کوٹہ خشک میں منعقد ہوگا۔

صوبہ سندھ کا تربیتی اجتماع ۲۲۔ ۲۳ نومبر سکونڈ منعقد ہوگا اور صوبہ بلوچستان کے تربیتی اجتماع کے بارے میں فیصلہ بعد میں کیا جائے گا۔

صوبہ پنجاب کا تربیتی اجتماع ۲۸۔ ۲۹ نومبر دربارہ تمام العلوم تھان میں منعقد ہوگا۔

صوبائی مجلس شوریٰ کا اجلاس

۲۱ اکتوبر بروز جمعہ المبارک مرکز کا دفتر میں صوبہ پنجاب کی مجلس شوریٰ کا ایک انتہائی اہم اجلاس زیر صدارت جناب صدر چوہدری نظام نظام صدر صوبہ پنجاب، مشفق اس میں دوسرے اہم فیصلوں کے علاوہ تعلیمی دوروں کا پروگرام بھی بنایا گیا اجلاس کے دوسرے فیصلوں کا تفصیل آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی

مجیت طلباء پاکستان کا مرکزی مجلس شوریٰ کا ایک انتہائی اہم اجلاس ۲۱ اکتوبر بروز جمعہ زیر صدارت میاں محمد عارف مرکزی صدر مجیت طلباء اسلام منعقد ہوا اس کی مفصل رپورٹ آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔

مرکز کا شوریٰ کے اجلاس میں حوام وادوی پیش کا کین اور انہیں متفقہ رائے سے منظور کیا گیا وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ مجیت طلباء اسلام پاکستان کا مرکز کا مجلس شوریٰ کا اجلاس محنت ز عالم دین حضرت مولانا محمد نور علی کونات پر گھر سے دلچسپی و غم کا اظہار کرتا ہے قرار داد میں کہا گیا ہے کہ حضرت مولانا یوسف نسوی کا کونات ایک عظیم ملی سانحہ ہے اور ان کونات سے علما وکھفوں میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا ناممکن ہے۔ آخر میں حضرت مولانا کے لیے دعائے مغفرت کا گنگا اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کا دعا کا گنگا۔

۲۔ تعلیمی کانفرنس میں مدارس عربیہ کی نمائندگی کو جس انداز سے نظر انداز کیا گیا ہے اس پر تیش کا اظہار کرتا ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس غلطی کی نفی اور تلافی کی جائے۔ اور مستقل تعلیمی کمیشن میں دینی علوم کے باہرین کو بھی شامل کیا جائے۔

۳۔ پاکستان قومی اتحاد کے علما وادریہ طلباء کو مثل لاہ کے تحت جو سرائیں دکانی چھا اور ان سربراہوں پر پڑنے والے مقدمات ہلکے جا رہے ہیں یہ اجلاس اس پر تیش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ان مقدمات کو ختم کرنے کے لیے سختی سے سزاؤں کو ختم کیا جائے تاکہ کارکنوں کے ذہن اظہار کو سکون میرا سکے

جمعیت طلبہ اسلام فیصل آباد

کے کنوینر کا تقرر

جمعیت طلبہ اسلام فیصل آباد کے صدر میاں محمد ربیع شاہ نے فیصل آباد شہر کے بڑے کنوینر حافظ عبدالغنی خالد صاحب سٹوڈنٹ پنجاب میڈیکل کالج قلی پور کو مقرر کیا ہے فیصل آباد شہر کے قاضی کا رکھنا جمعیت طلبہ اسلام کو ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ فوری طور پر حافظ عبدالغنی خالد صاحب سے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں

حافظ عبدالغنی خالد سٹوڈنٹ ایم بی اے ایس پی ٹی گورنمنٹ اسلامیہ کالج سرگودھا روڈ فیصل آباد
طلباء کی تعلیم کے ساتھ کردار

بنانے پر بھی غور کیا جائے

خیال ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو جمعیت طلبہ اسلام کے نام مقام نائب صدر ہیں اور طلباء کا اخلاقی اور تعلیمی اقدار کے تحفظ کے لیے ہمیشہ آگے آگے رہیں گے اپنے بیان میں فرمایا کہ ملک میں اس وقت نظام تعلیم زیر بحث ہے کانفرنسیں ہوتی ہیں لوگوں سے مطالبہ کرتا ہوں کہ

۱۔ نظریاتی مملکت میں نظام تعلیم میں اسی نظریہ کے تابع ہونا چاہئے جب ملک اسلامی ہے۔ تو تعلیم نظام تعلیم بھی اسلامی ہونا ضروری ہے۔

۲۔ بازار اور سکول میں فرق قائم کرنا امتحانہ اور حکومت کا فرض ہے لہذا ایسا بندوبست کیا جائے کہ طلبہ سکولوں و کالجوں میں آنے کے بعد یہ غمگین نہ رہیں کہ ہم کسی مقدس جگہ پر آیا ہوں اور اس سے تقدس کا احترام کرے

۳۔ پورے نصاب تعلیم کا جائزہ لے کر اس میں غیر ضروری غیر حقیقی اور خاص طور پر پڑھائی سکول کے نصاب سے شکل الفاظ اصطلاحات کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے تاکہ طلبہ اس سے مستفید ہو سکیں۔

۴۔ سکول کی عمارت فرنیچر اور دیگر ضروریات پوری کرنے کا بندوبست کیا جاوے تاکہ امتحانہ اور طلباء کی عزت نفس مجروح نہ ہو

ملک اور قوم کے لیے ایک عظیم سانحہ ہے اس سلسلے میں جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کے تمام نٹنوں سے اظہار تعزیت کے معنیام موصول ہو رہے ہیں تعزیت جیل منعقد کئے جا رہے ہیں اس سلسلے میں سید سید اختر شہر کی جمیٹ کے اراکین کے ساتھ سید سید اختر شہر کے اجتماع منعقد ہوا اجلاس میں قرآن خوانی گنا اور دو قرآن پاک پڑھ کر مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس سے فلاحی صدر ملک عیسیٰ احمد اعوان، خالد محمود وٹو ناظم عمومی اور تفتیش احمد شیخ صدر جمعیت طلبہ اسلام بیالولہ نگر نے مولانا کا وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے طلبہ سے خطاب کیا ان تمام حضرات نے حضرت مولانا یوسف بنوری کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ تحریک ختم نبوت میں مولانا کے کردار کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ انہوں نے تمام طلبہ سے ہر ذرا سہیلی کی گئی کہ آپ مولانا کو روح کو ایصال ثواب کے واسطے قرآن خوانی کریں اس کے علاوہ فقیروں کی چشتیوں اور ہر دینا کے کارکنوں کے بھی میلوں کا عہدہ اجلاس منعقد ہوئے ان میں قرآن خوانی گنا اور مرحوم کا روح کو ثواب پہنچایا گیا۔

ان کے علاوہ گوجرانوالہ ڈیرہ غازی خان ڈیرہ اسماعیل شاہ جی وال، مظفر گڑھ خانیوال، ملتان، حضرو ضلع بکس پور، لاہور، سکھر، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور ملک کے دوسرے شہروں میں بھی جماعتوں نے قرآن خوانی گنا کی اور مرحوم کا روح کو ثواب پہنچایا گیا

یوم تاسیس

پچھلے دنوں ملک کے مختلف حصوں میں جمعیت طلبہ اسلام پاکستان کا یوم تاسیس نہایت ترک ماحول کے ساتھ دنیا بھر کی جمعیت کی اکثریت خوں میں غمگین ہو کر شہر کی گلی گلیں پر وگرام کو دوسروں کے ہاتھ چھانے کے لیے آکر غمگین ہو گئے۔ اس سلسلے میں خانیوال میں ایک عظیم اجتماع دفتر جمعیت طلبہ اسلام کچری بازار میں زیر صدارت رانا محمد اسحاق منعقد ہوا اس اجتماع سے محمد صفدر نائب جمعیت طلبہ اسلام خانیوال نے خطاب کرتے ہوئے جمعیت کے پس منظر پر روشنی ڈالی ان کے علاوہ محمد طاہر خلیل احمد، عبدالسیّد اور خفرائیال قریشی نے بھی خطاب کیا۔

۱۳ نومبر شہر فیصل آباد و نیم اتنا لکھنؤ
۱۳ سرگودھا
۱۴ میانوالی اور لاہور میں بھی

دینی مدارس کے

طلبہ متوجہ ہوں

صوبہ پنجاب کا جمعیت کے ناظم عمومی جناب عبدالغنی صاحب ربانی نے دینی مدارس کے تمام ذمہ داران سے خطاب کیا کہ ہدایت کیجئے کہ تمام مدارس عربیہ میں جمعیت طلبہ اسلام کے از سر نو پوسٹ قائم کر کے ادب تادمہ انتخاب کر کے پندرہ دن کے اندر صوبہ کے دفتر کو مطلع کیا جائے آپ نے کہا کہ حال ہی میں تمام دینی مدارس میں سالانہ کے داخلے ہوئے ہیں۔ لہذا اب نئے سال کے نئے عہدیداروں کا تادمہ انتخاب کر کے اس کا رپورٹ صوبہ کے دفتر کو ارسال کیا جائے۔

افتتاح دفتر ملتان اور

صوبائی تربیتی اجتماع

جمعیت طلبہ اسلام فیصل آباد کے دفتر کا تادمہ افتتاح ۲۸ اکتوبر بروز جمعیت المبارک ہوگا۔ صوبہ پنجاب کی جمعیت کے نائب صدر جناب صفدر محمد صاحب خصوصی بلاگے۔

یاد رہے کہ اس کے علاوہ آئندہ تربیتی اجتماع بھی تیار ہے ۲۸ اکتوبر کو فیصل آباد میں تمام علوم و فنون میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلے میں اجتماع کا مکمل ذمہ داران کے مقامی جماعت پر ہوگا اور صوبہ کے اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی تربیت دینے کے لیے مقرر ہوگی اس کا سربراہی جناب امجد حسین صاحب عبداللہ احمر کرنا صاحب بشیر احمد صاحب سیف علی صاحب اور لانا محمد صفدر اسحاق صاحب تربیتی اجتماع سے متعلق تمام امور کو ذمہ دار اس کمیٹی پر ہوگا۔

اظہار تعزیت

پورے ملک سے تعزیتی مکتوبات کا مجموعہ حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ کی وفات یقیناً ہمارے